جلد ۵ ‖ ۲۱ تبلیغ ۱۳۳۵ ہش ۶ رجب ۱۳۷۵ھ ۲۱ فروری ۱۹۵۶ء | نمبر ۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

ربوہ ۱۴ و ۱۵ فروری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا۔ صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ (الحمد للہ)

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۱۰ فروری۔ کل حضرت نواب سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ (بنت حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کا لیڈی ولنگڈن ہسپتال میں اپریشن ہوا جو بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوگیا ہے۔ احباب کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۱۵ فروری کراچی کی اطلاع مظہر ہے کہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بہتر ہے البتہ ٹانگ میں کچھ بے چینی اور کچھ عام گھبراہٹ کا سلسلہ چل رہا ہے جو ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق آہستہ آہستہ دور ہوگا۔ غالباً وہ ہسپتال سے آج باہر آجائیں گی اور تین ہفتہ کے قریب کراچی میں ہی باہر رہ کر ڈاکٹروں کے زیر علاج رہیں گی۔ احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

امرتسر میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس

اور

وسیع تبلیغ اسلام

۱۹۱۹ء کے بعد اس دفعہ آل انڈیا کانگرس کا اجلاس خاص امرتسر میں ۷ فروری سے بارہ فروری تک منعقد ہوا۔ اس عرصہ میں مہا پنجاب کے حامیوں اور اکالیوں کے جلسے بھی ہوتے۔ خود امرتسر ہی کی تقریباً سوا تین لاکھ کی آبادی ہے قرب و جوار سے کثرت سے پبلک کی آمد کے علاوہ ملک کے کونہ کونہ سے ہر طبقہ کے لوگ بہت ہی کثیر تعداد میں آئے۔

جلوس اور جماعت کی شرکت جناب ڈھیبر صاحب صدر آل انڈیا کانگرس کا بے مثال جلوس نکلا۔ جس میں دو لاکھ سے زیادہ افراد نے شرکت کی۔ سارا شہر جلوس کو دیکھنے کے لئے امنڈ آیا۔ اونٹ اور گھوڑ سوار۔ نقارچی۔ یوتھ کانگرس۔ سکاؤٹس۔ گرل گائیڈز۔ کانگرس سیوا دل کے رضاکار اور خواتین رضاکار شامل تھے۔ شری ڈھیبر ایک جیپ میں سوار تھے۔ جلوس تقریباً چھ میل لمبا تھا۔ جلوسوں اور اجلاسات میں پولیس کا انتظام قابل تعریف تھا۔

جماعت احمدیہ کے افراد نے بھی شرکت کی۔ اس بارہ میں مشرقی پنجاب اور جنوبی ہند کے اخبارات میں ذکر آیا ہے۔ چنانچہ ۱۹ فروری کے روزنامہ پرتاپ جالندھر میں زیر عنوان "قادیان کے پچاس مسلمان" شائع ہوا۔ کہ

"جلوس کی ایک خصوصیت قادیان اور پنجاب پیپسو کے پچاس مسلمان بھی تھے۔ ان کی رہنمائی قادیان کے کانگرسی ورکر مسٹر صلاح الدین کر رہے تھے۔"

اشاعت لٹریچر اس موقعہ پر نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے اردو۔ ہندی۔ گورمکھی اور انگریزی میں ٹریکٹ اور کتب بے قریباً ڈیڑھ لاکھ کی تعداد میں چھپوائے گئے تھے۔ اور کم و بیش ایک درجن افراد صبح سے قریباً نصف شب تک جلوسوں اور جلسوں کے مقامات پر ہال بازار میں۔ نمائش کے اندر اور باہر تقسیم کرتے رہتے تھے۔ ممتاز افراد جن کو براہ راست لٹریچر دیا گیا ان میں شریمتی اندرا گاندھی۔ شری ڈھیبر۔ گیانی گورمکھ سنگھ مسافر (صدر پنجاب پردیش کانگرس) پنجاب کے بہت سے موجودہ اور سابق وزراء۔ دہلی اور مدھیا پردیش بھارت کے بعض وزراء ایک مرکزی نائب وزیر۔ بہت سے ایم۔ ایل۔ اے۔ ممبران پارلیمنٹ پولیس افسران۔ پروفیسران۔ وکلاء بھی تھے

نمائش میں سٹال پندرہ روز کے لئے گول باغ میں کانگرس کے زیر انتظام ایک وسیع اور مفید نمائش کا انتظام ہوا۔ اس میں بعض مرکزی اور صوبائی حکومتوں نے اور دور دراز علاقوں کے تاجروں نے سٹال حاصل کئے۔ اسلام کے متعلق نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ایک سٹال میں لٹریچر رکھا گیا۔ اس سٹال کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی تصاویر سے اور مفید اقتباسات سے مزین کیا گیا۔ نمائش کو دیکھنے لاکھوں انسان آتے رہے۔ اس طرح ہزاروں افراد ہمارے سٹال پر بھی آتے تھے۔ اور اسلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات حاصل کرتے تھے۔ اور لٹریچر بھی ان کو دیا جاتا تھا۔ بعض افراد نے قرآن مجید کے انگریزی اور گورمکھی تراجم اور بعض اور کتب خرید کیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرۃ اور خاص ہر دو کے ہندی کے تراجم کی مانگ تھی۔ ایک شریر طبع شخص نے نمائش کے ایک افسر کو کہا کہ احمدی لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ اس طرح ہر مذہب و ملت کا پیرو یہاں سٹال لے لیگا اور دنگہ فساد اور سر پھٹول تک نوبت پہونچ جائے گی۔ چنانچہ اس افسر نے نہ صرف فروخت کتب بلکہ نمائش کتب بھی روک دی۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی اور راقم (ملک صلاح الدین) جناب ڈاکٹر کپا رگو صاحب (سابق وزیر اعلیٰ پنجاب) سے ملے۔ وہ بہت خوشی سے ملے اور جب یہ کہا گیا کہ ہمارا لٹریچر تمام بزرگوں کی تعظیم پر مشتمل ہے آپ کے ملاحظہ کے لئے پیش ہے۔ تو فرمایا کہ میں کل دیکھ چکا ہوں۔ ایک دفعہ اجازت دیکر روکنا مناسب نہیں۔ آپ نمائش کمیٹی کے چیئرمین سردار اجل سنگھ (سابق وزیر مال پنجاب) سے مل لیں۔ سردار صاحب محترم بہت محبت سے پیش آئے۔ آپ کے ارشاد کے مطابق ہم نے سٹال کی ایک میں تبدیلی کر لی جس سے ہمارے کام میں بھی حرج نہ ہوا۔ اور نمائش کے افسران کی خواہش کی بھی تعمیل ہوتی رہی۔

اشاعت کا اثر ہمیں ایک کثیر تعداد ایسے غیر مسلم افراد کی ملی جو سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اسلامی لٹریچر سے بہت محبت رکھتے ہیں۔ اور ان کی شدید خواہش ہے کہ ایسا لٹریچر ان کو ملتا رہے۔ دور کے علاقوں کے مسلم و غیر مسلم سب اس امر سے متاثر تھے کہ مشرقی پنجاب سے ۱۹۴۷ء میں مسلمانوں کے من حیث القوم انخلاء کے باوجود امرتسر سے چند میل کے فاصلہ پر قریباً چھ صد مسلمان ایک جماعتی رنگ میں قیام رکھتے ہیں۔ اور اشاعت اسلام میں سرشار رہیں۔ اور حکام و عوام میں بنظر استحسان دیکھے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں امرتسر سے اس وقت تک نصف درجن کے قریب خطوط و دعاؤں کی خاطر اور استفسارات پر مشتمل موصول ہو چکے ہیں۔ متعدد احباب نے آئندہ خط و کتابت کے لئے پتے نوٹ کر لئے۔ اور یہ خواہش ظاہر کی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ تشریف لائیں تا درشن کرنے کا موقعہ مل سکے۔

ایک دو زیریں کی آمد ضلع گورداسپور کے افراد کے قیام کے لئے ڈی ۔ بی ۔ ہائی سکول کی شاندار اور وسیع عمارت مل ہوئی تھی۔ یہ سکول ہال بازار کے بالکل قریب ہونے کی وجہ سے ہمارے لئے بہت سی سہولتوں کا موجب ہوا۔ ایک شام کو جناب پنڈت موہن لال صاحب وزیر مال بمعیت جناب پنڈت گورکھنا تھ صاحب (ایم ایل اے و صدر گورداسپور ضلع کانگرس کمیٹی) اور بعض اور سر کردوں کے مہربانی کر کے ہم احمدیوں کی قیامگاہ پر بصورت ملاقات کے لئے آئے۔ ہم ان کے بہت ممنون ہیں۔

ہمارے رضاکار جنرل موہن سنگھ صاحب (آئی۔ این۔ اے) کے زیر انتظام کئی ہزار رضاکار رکھا کی بھرتی کی گئی تھی تا کہ نہ صرف کانگرس کے اس اجلاس کے موقعہ پر بلکہ ہر جب حسب ضرورت ان سے کام لیا جا سکے۔ اس میں کچھ روک تھی جو جنرل صاحب موصوف سے ملنے پر دور ہوگئی اور آپ نے ہمارے نصف درجن رضاکار لئے۔ جنہوں نے اپنے افسران کی مرضی کے مطابق خدمات سرانجام دیں۔ ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:۔
چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ بہاولپوری ۔ مولوی غلام احمد صاحب سنجھیالوی ۔ محمد یوسف صاحب گجراتی عزیز احمد صاحب مقدوری ۔ عبدالکریم صاحب اور چوہدری بشیر احمد صاحب جہالہ۔

نظارت تبلیغ لٹریچر کی طباعت و اشاعت کا کام مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی زیر نگرانی تھا جنہوں نے بمعیت مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ اور راقم وہاں آٹھ روز مسلسل قیام کیا۔ علاوہ ازیں مکرم حکیم خلیل احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت و مکرم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال و مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے بھی چند دن آکر تقسیم لٹریچر کا کام سرانجام دیا۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پبلشر و پرنٹر نے رواما آرٹ پریس میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

شذرات

خزینۃ العرفان

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

اسی پرچہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا جو خطبہ جمعہ درج کیا گیا ہے اس میں حضور انور نے جماعت کی توجہ ایک نہایت ہی اہم امر کی طرف مبذول کروائی ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"احمدیت سمجھ آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو اردو میں ہیں پڑھنی شروع کرو۔ اگر تم انہیں غور سے پڑھو تو تھوڑے دنوں میں ہی تم ایسے مبلّغ بن جاؤ گے کہ بڑے بڑے عالم بھی تمہارا مقابلہ نہیں سکیں گے"

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"وہ (یعنی بادشاہ یا ملکوں کے پریذیڈنٹ) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے اس وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم آپ کی کتابوں سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ۔ جب تم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ گے تو خدا تعالےٰ ایسے بادشاہ پیدا کر دیگا جو آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

اگرچہ حضرت اقدس کے ان بروح پرور الفاظ کے بعد اس بات کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ اس بارہ میں مزید کسی طرح کی تشریح کی جائے۔ لیکن ذیل میں ہم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی روایت انہیں کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں جو بجائے خود کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطالعہ کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔

قادیان میں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالےٰ کا یہ خطبہ گزشتہ جمعہ میں پڑھ کر سنایا گیا تو جمعہ کے بعد حضرت بھائی جی نے ایک نہایت ہی قیمتی روایت بیان کی جسے بعد ازاں آپ نے بایں الفاظ قلم بند بھی فرمایا:۔

"۱۸۹۵ء کے وسط میں جبکہ مڈل کلاس کے امتحانات کے بعد مدرسہ میں موسمی تعطیلات ہوئیں اور مکرم سید بشیر حیدر صاحب چوہنیاں سے اپنے وطن سیالکوٹ چلے گئے تو میں بھی چند روز بعد اُن کے پاس جا پہونچا۔ اور ان کے مکان واقع ٹبہ گلے زئیاں کے بالا خانہ بالمقابل مسجد میں میرا قیام تھا۔

حسنِ اتفاق بلکہ فالحقیقت فضلِ الٰہی سے اس بالا خانہ میں مجھے دو کتابیں مل گئیں:
"انوارالاسلام" اور "نشانِ آسمانی"
میں نے تنہائی اور مسافری کی حالت میں ان رفیقوں کو غنیمت سمجھا اور مطالعہ شروع کیا۔ جوں جوں پڑھتا گیا مجھے ان کے مضامین سے لذّت اور سرور اور اُنس پیدا ہوتا گیا۔ چنانچہ میں نے بار بار ان کو پڑھا جس سے میرے دل میں حضرت اقدس سے محبت پیدا ہوئی دماغ میں ایک نور کا چشمہ پھوٹا اور شوق دید نے مجھے دیوانہ و مستانہ بنا دیا۔
میں نے اپنے دلی دوست سید بشیر حیدر سے برملا کہہ دیا کہ
میں اب اس عشق و محبت کو چھپا نہیں سکتا اظہار کی صورت میں مشکلات کے مقابلہ کی تدبیر کریں"
چنانچہ وہ مجھ کو لیکر حضرت سید حامد شاہ صاحب کے پاس پہنچے اور قصہ سنا کر مشورہ مانگا۔ صاحب موصوف نے قادیان پہونچنے کا مشورہ دیتے ہوئے ایک خط حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے نام دیا جسے لیکر میں اسی روز قادیان روانہ ہوگیا۔ اور اپنی خوش بختی پر نازاں تھا اور جو کچھ چاہتا تھا اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے عطا فرما دیا۔
حمد و ثنا کے ترانے گاتا ہوا قادیان پہنچا اور حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے پرزور سفارشات کیں مگر مقامی لوگوں کے فتنہ اور اپنے کام میں روک پیدا ہونے کے خطرہ کے مدنظر حضور نے ہر دو جلیل القدر صحابہ کی سفارش قبول نہ فرمائی۔
بالآخر اللہ تعالےٰ نے مجھ بے زبان کی زبان کھول اور میں نے بصد ادب عرض کیا
"حضور میں۔۔۔ نے آپ کی دو کتابیں پڑھی ہیں!!"
حضور نے مجھ پر نظر ڈالی اور فرمایا
"کون کونسی ؟؟"
جواب میں عرض کیا:۔
"حضور نورالاسلام اور نشانِ آسمانی"
چنانچہ ان دو مقدس کتب کے نام زبان سے نکلتے ہی سے
"میں پا گیا درگاہ میں بار"

جیسا کہ مدرایت میں مذکور سن سے ظاہر ہے، یہ واقعہ حضرت بھائی جی کی پہلی بار قادیان میں آمد کے زمانہ کا ہے جبکہ آپ کی عمر $\frac{۱۵}{۱۶}$ سال کی تھی۔ ایسی عمر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو کتابوں کے مطالعہ سے آپ کے دل میں وہ نور ایمان پیدا ہوگیا کہ آپ آئندہ پیش آنے والی مشکلات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے آبائی ہندو مذہب کو چھوڑ کر مشرف باسلام ہونے کو تیار ہو گئے۔ ادھر آپکی نوعمری کے باوجود جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس بات کا علم ہوا کہ آپ حضور کی دو کتابیں مطالعہ کر چکے ہیں تو حضور نے آپ کو قبول فرما لیا۔

پس احباب جماعت کو اس علم و عرفان کے خزانہ کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے جو اپنے اندر صدہا قسم کے فضل و برکات رکھتا ہے۔

ہاتھ سے کام کرنا

وزیر اعظم پنڈت نہرو نے ۱۲ر فروری کو سب جیکٹس کمیٹی کے پنڈال میں بھارت سیوک سماج کے ورکروں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"تقریروں سے زیادہ عملی کام کا اثر ہوتا ہے ہمارے ملک میں سفید پوش کام کرنے کو بے عزتی تصور کرتے ہیں۔ ریلوے کے قلی (میں قلی کے لفظ کو بُرا سمجھتا ہوں) سفید پوشوں سے زیادہ کماتے ہیں۔ ہمارے ملک میں سب سے بڑا آدمی وہ سمجھا جاتا ہے جو اپنے ہاتھ سے کام نہیں کرتا۔ مگر دوسرے ملکوں میں ایسا نہیں ہوتا۔ روس اور امریکہ میں ہاتھ سے کام کرنیوالوں کی بڑی قدر ہوتی ہے۔ میری تو یہ رائے ہے کہ سکولوں اور کالجوں کے لڑکوں اور لڑکیوں کو تب تک سرٹیفکیٹ یا ڈگریاں نہ دی جائیں جب تک کہ وہ سال چھ ماہ ہاتھ سے کام نہ کریں"

(پرتاپ $\frac{۲}{۵۶}$ ۱۴)

حقیقت یہ ہے کہ کسی ملک کی ترقی کا بڑا ذریعہ افراد کا محنت و مشقت کا عادی ہونا ہے۔ ہمارا ملک سالہا سال خود از تک غلامی میں رہا ہے اسی وجہ سے اس کے افراد میں کاہلی اور سستی گھر کر بیٹھی ہے۔ آج سے بیس سال پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس کمزوری کی طرف نوجوانوں کو توجہ دلائی اور آپ نے ایک خاص سکیم کے ذریعہ نوجوانوں کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنے کا پروگرام بنایا جسے عملی صورت دینے کے لئے آپ نے نوجوانوں کی ایک مخصوص انجمن کی تشکیل کی۔ جس کے لائحہ عمل میں اس بات کو مدنظر رکھا گیا۔

حضرت امام جماعت نے اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آج سے بیس سال پہلے فرمایا:۔

"ہاتھ سے کام نہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں اس سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اچھے اچھے خاندان برباد ہو جاتے ہیں۔ اور پھر اُس کے نتیجہ میں غربا ہمیشہ غربت کی حالت میں رہتے ہیں۔ اور انہیں اپنی حالت میں تغیر کرنے کا موقعہ نہیں ملتا"

نیز فرمایا:۔

"کام نہ کرنے کے نتیجے میں اخلاق بگڑ جاتے ہیں قوم میں بے کاری اور آوارگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی وہ عطا کردہ طاقتیں کہ جن کی قیمت میں دنیا کی کوئی چیز پیش نہیں کی جاسکتی ضائع ہو جاتی ہے"

(خطبہ جمعہ ۲۴ر جنوری ۱۹۳۶ء)

اسی طرح فرمایا:۔

"بیکاری ہمیشہ کام کو ذلّت سمجھنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے اگر ہم کام کرنے لگ جائیں اور لوگ دیکھیں کہ چھوٹے بڑے سب کام کر رہے ہیں تو ذلّت کا خیال لوگوں کے دلوں سے خود بخود نکل جائے اور لوگ کام میں عزت محسوس کرنے لگیں اور جس دن لوگ کام میں عزت محسوس کرنے لگیں گے جس دن نکمّا اور بیکار بیٹھنا لوگ اپنے لئے ہلاک کرنے والی زہر سمجھیں گے اُسی دن سمجھو کہ بیکاری ٹل گئیں اور روحانیت کی بنیاد قائم ہوگئی"

(خطبہ جمعہ ۲۴ر جنوری ۱۹۳۶ء)

اسی طرح آپ نے فرمایا:۔

"مساوات قائم کرنے کا ایک ذریعہ یہ ہے کہ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالی جائے"

(خطبہ جمعہ ۴ر نومبر ۱۹۳۸ء)

پس ہمارے لئے تو اور بھی خوشی کی بات ہے کہ آج ہمارے وزیر اعظم نے بھی اپنے ملک کی اس بیماری کی تشخیص فرمائی اور وہ ملک بھر کے نوجوانوں کو اس سنہری اصول کی طرف متوجہ کر رہے ہیں۔ جس پر عمل پیرا ہو کر ہمارا ملک ترقی کی طرف اپنا قدم بڑھا سکتا ہے۔

خطبہ جمعہ

خدمتِ اسلام کے لئے آگے آؤ تا تمہیں بھی اسلام کی ترقی کا وہ دن دیکھنا نصیب ہو
جب ملکوں کے ملک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہونگے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۰ر جنوری ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

مرتبہ مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی واقف زندگی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

جب میں کراچی سے یہاں پہنچا تھا۔ تو چند دن تک آرام رہا۔ لیکن اس کے بعد پھر تکلیف شروع ہوگئی۔ اور یہ تکلیف شدید قسم کی تھی۔ مگر جماعت کے

دوستوں کی دعاؤں سے

اور ان کی گریہ وزاری کی وجہ سے خدا تعالےٰ نے ایسا فضل فرمایا۔ کہ بعض دن ایسے گزرے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ بعض ہفتے ایسے گزرے کہ جن میں یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ طبیعت بالکل ساکن اور مطمئن ہے اس کے بعد جلسہ سالانہ آیا۔ چونکہ یہ جلسہ سالانہ بیماری کے حملہ کے بعد پہلا جلسہ تھا۔ اس لئے محض اس خیال سے کہ موقعہ پر احباب کے سامنے مجھے تقریریں کرنی پڑیں گی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دوستوں سے ملاقاتیں بھی کرنی پڑیں گی۔ طبیعت پر ایک بوجھ سا محسوس ہوا۔ اور کچھ گھبراہٹ بھی پیدا ہوگئی۔ اور گھبراہٹ سے ہی ڈاکٹروں نے منع کیا ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے فضل کیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تقریر دں اور ملاقاتوں کی وجہ سے طبیعت میں کسی قدر بے اطمینانی پیدا ہوئی لیکن جلسہ سالانہ کے دن خیر و عافیت سے گذر گئے۔ ایک یا دو دن تکلیف رہی۔ اس کے بعد طبیعت میں سکون اور اطمینان پیدا ہوگیا۔

پھر ہم لاہور گئے

لاہور سے آنے کے بعد

ایک یا دو دن تکلیف رہی۔ اس کے بعد جلد ہی طبیعت میں اطمینان اور سکون پیدا ہوگیا۔ اور چھ سات دن تو میں نے نہایت آرام سے گذارے۔ مگر پرسوں طبیعت دوبارہ نہایت خطرناک طور پر خراب ہوگئی۔ بعض اوقات تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ ساری بیماری کے دوران میں اس قدر شدید حملہ کبھی نہیں ہوا۔ نسیان کی اتنی حد ہوگئی۔ کہ نہایت ہی قریب کی نمایاں چیز بھی مجھے بھول جاتی تھی۔ پہلے بھی نماز میں نسیان ہوتا تھا۔ مگر بعد میں خدا تعالےٰ نے فضل کر دیا تھا۔ اور وہ دور ہونا شروع ہوگیا تھا۔ مگر ان دنوں تو یہ حالت ہوگئی۔ کہ بار ہا مجھے گھر والے بتاتے کہ آپ نے فلاں بات کہی تھی۔ یا آپ نے فلاں دوائی پی تھی تو میں اس کا انکار کر دیتا اور کہتا یہ بالکل غلط بات ہے۔ میں نے یہ بات ہرگز نہیں کہی۔ یا میں نے فلاں دوائی نہیں پی۔ لیکن بعد میں گواہوں کی شہادت کی وجہ سے مجھے ماننا پڑتا کہ مجھے یہ بات بھول گئی تھی۔

میں

دوستوں سے پھر کہتا ہوں

کہ وہ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ میری بیماری کے بقیہ حصہ کو بھی دور فرمائے۔ اور طبیعت میں سکون اور اطمینان پیدا کرے۔ کیونکہ وہی زندگی کارآمد ہو سکتی ہے جس میں انسان عمدگی سے کام کر سکے۔ اگر انسان اچھی طرح سے کام نہ کر سکے۔ اسے اطمینان قلب نصیب نہ ہو۔ اس کے دل پر خدا تعالےٰ کی خوشنودی کی بارش نہ ہوتی رہے۔ تو اس کی زندگی ایک قسم کا عذاب بن جاتی ہے۔

آج اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ

تکلیف میں کسی قدر افاقہ

ہے۔ میری اس تکلیف کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ میری انتڑیوں میں خرابی پیدا ہوگئی تھی۔ جس کی وجہ سے قبض ہوگئی۔ اور قبض بھی ایسی کہ میں نے دن میں دو دفعہ یعنی صبح اور شام جلاب لیا۔ لیکن پھر بھی اجابت نہ ہوئی۔ کل "کیلومل" لیا۔ اور خدا تعالےٰ نے فضل کیا۔ کہ آج صبح اجابت ہوگئی ہے اسلئے آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ گو اتنی بہتر نہیں جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کہ کچھ عرصہ قبل ہوگئی تھی۔ اس وقت تو دماغ بالکل ساکن ہوجاتا تھا۔ اور طبیعت مطمئن ہوجاتی تھی۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ بیماری ہے ہی نہیں۔ سوائے اس کے کہ پاؤں اور ہاتھ میں کسی قدر کھچاوٹ محسوس ہوتی تھی۔ لیکن اتنی کھچاوٹ کچھ زیادہ تکلیف دہ معلوم نہیں ہوتی۔ آخر تندرستی کی حالت میں بھی انسان بیٹھے بیٹھے تھک جاتا ہے۔ لیکن اگر اس کے ساتھ ہی دماغ کی پریشانی بھی ہو۔ تو وہ بیماری خطرناک نظر آنے لگ جاتی ہے۔ پس آج طبیعت میں نسبتاً سکون ہے۔ گو اس حد تک سکون نہیں جیسے کچھ عرصہ پہلے پیدا ہو گیا تھا۔

آج میں مختصر طور پر جماعت کو اس امر کی طرف

توجہ دلانا چاہتا ہوں

کہ دو دن ہوئے میرے ایک عزیز نے مجھ سے بیان کیا کہ سندھ کے بعض احمدیوں کو ریل میں سفر کرتے ہوئے بعض آدمی ملے۔ جنہوں نے ان پر متعدد سوالات کئے۔ جن کی وجہ سے احمدی دوستوں کو وہم ہوا۔ کہ وہ سی۔ آئی۔ ڈی کے آدمی ہیں۔ مگر میرے خیال میں یہ صرف وہم ہی ہے۔ کیونکہ سی۔ آئی۔ ڈی کے آدمیوں کے ماتھے پر تو سی۔ آئی۔ ڈی کے الفاظ نہیں لکھے ہوتے۔ لیکن جب کوئی شخص عجیب قسم کے سوالات کرتا ہے۔ تو لوگ خیال کر لیتے ہیں کہ یہ سی۔ آئی۔ ڈی۔ سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ بہتر ہوتا ہے۔ کہ مرکز کو اطلاع کر دی جائے۔ کیونکہ چاہے وہم ہی ہو۔ اس سے مرکز کو اطلاع دے دینا نہایت اہم چیز ہے۔ لیکن جس واقعہ کے متعلق میرے اس عزیز نے مجھ سے ذکر کیا ہے اس کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ کہ وہ

محض وہم ہے

کیونکہ مثلاً اگر ایک شخص کسی احمدی دوست سے سوال کرتا ہے۔ کہ تمہاری جماعت کی آمد کتنی ہے۔ جماعت کا چندہ کس قدر ہوتا ہے۔ جماعت کی تعداد کیا ہے۔ اور وہ کہاں کہاں ہے۔ امریکہ سے تمہیں کس قدر مدد ملتی ہے موودودیوں کے ساتھ تمہارے کیا تعلقات ہیں۔ احرار سے تمہارا کیا تعلق ہے تو یہ ساری باتیں ایسی ہیں۔ کہ ان کے لئے گورنمنٹ کو کسی سی۔ آئی۔ ڈی کے مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اسے ان باتوں کا پہلے سے ہی علم ہے۔ اگر ہمیں امریکہ سے مدد آئے گی۔ تو وہ منی آرڈر یا بینک کے ذریعہ سے ہی آئے گی۔ اور ڈاک کا محکمہ تو گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔ پھر اسے اس کے لئے سی۔ آئی۔ ڈی مقرر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

ہماری جو جماعت پھیلی ہوئی ہے

اس کا گورنمنٹ کو علم ہی ہے۔ پھر اسے یہ بھی پتہ ہے۔ کہ جماعت کے کام چلتے ہیں۔ مثلاً زنانہ کالج ہے۔ مردانہ کالج ہے۔ دینیات کالج ہے۔ دینیات کا سکول ہے۔ لڑکوں کا سکول ہے۔ لڑکیوں کا سکول ہے۔ یہ سب تعلیمی ادارے۔ یہ کوڑیوں پر نہیں چلتے۔ بلکہ ہزاروں روپے کے خرچ سے چلتے ہیں۔ آخر جماعت کی تعداد لاکھوں کی ہے۔ تبھی اتنے کالج اور سکول چل رہے ہیں۔ گورنمنٹ اس امر سے ناواقف نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت پاکستان کے ہر حصہ میں موجود ہے۔ کراچی میں بھی جماعت موجود ہے۔ سابق سندھ کے مختلف شہروں میں بھی جماعت موجود ہے۔ سابق بلوچستان کے مختلف شہروں میں بھی جماعت موجود ہے۔ پشاور ڈویژن میں بھی جماعت موجود ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے ڈویژن میں بھی جماعت موجود ہے۔ ہزارہ کے علاقہ میں بھی جماعت موجود ہے۔

لاہور۔ ملتان اور راولپنڈی

کی کمشنریوں میں بھی جماعت پائی جاتی ہے۔ پھر بعض شہروں میں اتنی بڑی اور مضبوط جماعت ہے کہ اس کا سالانہ چندہ لاکھ روپیہ سالانہ سے بھی اوپر ہے۔ پھر مشرقی پاکستان میں بھی جماعت ہے۔ ہندوستان میں بھی جماعت ہے۔ انڈونیشیا میں بھی جماعت ہے۔ امریکہ میں بھی جماعت ہے۔ اگر اتنی بڑی تعداد میں جماعت موجود ہے۔ اور وہ سمجھتی ہے۔ کہ یہ اس کا دینی کام ہے۔ اور وہ اس کے لئے چندے دیتے ہیں۔ تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے کہ روپیہ کہاں سے آتا ہے۔

امریکہ کی جماعت

کے متعلق مجھے وہاں کے مبلغ خلیل احمد صاحب ناصر نے بتایا تھا۔ کہ اس کا سالانہ چندہ ۴۰ ہزار ڈالر یعنی دو لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ گیا ہے۔ میں نے چودھری غلام یٰسین صاحب سے جو امریکہ میں عرصہ تک بطور مبلغ کام کر چکے ہیں۔ اس بات کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ خلیل احمد صاحب ناصر کو غلطی لگی ہے۔ امریکہ کی جماعت کا چندہ دس ہزار ڈالر کے قریب ہے۔ چالیس ہزار ڈالر نہیں۔ میں نے خلیل احمد صاحب ناصر کو لکھا۔ کہ آپ تو کہتے تھے۔ کہ جماعت امریکہ کا سالانہ چندہ چالیس ہزار ڈالر ہے۔ لیکن آپ کا ایک نائب کہتا ہے۔ کہ یہ بات درست نہیں۔ جماعت امریکہ کا چندہ چالیس ہزار ڈالر نہیں۔ بلکہ دس ہزار ڈالر سالانہ ہے۔ اس پر خلیل احمد صاحب ناصر نے تحریر کیا کہ میں نے جو کچھ کہا تھا۔ وہی درست ہے۔ اور رجسٹروں میں جو چندہ کا حساب درج ہے۔ یہ رقم اس کے مطابق ہے۔ میرے نائب کو غلطی لگی ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ انہوں نے صرف چندہ کے اس حصہ کا اندازہ لگایا ہے۔ جو مرکز کے زیر انتظام خرچ ہوتا ہے۔ حالانکہ یہاں چندہ کئی مدات میں تقسیم ہوتا ہے اس

ہیں سے کچھ تو لوکل چندہ ہوتا ہے جس سے تم تبلیغ جلسوں اور دوسرے انتظامات کے لئے ہال کرایہ پر لیتے ہیں۔ اور مقامی تبلیغ پر خرچ کرتے ہیں۔ کچھ حصہ چندہ کا مساجد پر خرچ ہوتا ہے۔ پھر چندہ کا کچھ حصہ امریکہ کی مرکزی انجمنوں پر خرچ ہوتا ہے۔ اور کچھ حصہ تابع مرکز ہوتا ہے۔ غرض انہوں نے لکھا کہ امریکہ کی جماعت کا چندہ یقیناً چالیس ہزار ڈالر سالانہ ہے۔ میں نے ان نمبروں سے چیک کر لیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں روز بروز ترقی ہو رہی ہے۔

پھر ان لوگوں کو خدا تعالیٰ نے ایسی ہمت دی ہے۔ ابھی کل ہی مجھے

امریکہ سے ایک نوجوان کا خط آیا

وہ ان دنوں وہاں کسی کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ اس نوجوان نے تحریر کیا ہے۔ کہ میں نے سنا ہے۔ آپ امریکہ سے دو مبلغ واپس بلا رہے ہیں اور یہ بہت افسوسناک امر ہے۔ ہمارے ہاں تو دو سو مبلغ بھی ہوں۔ تو وہ کافی نہیں۔ کیونکہ امریکہ اتنا وسیع ملک ہے۔ کہ چار یا پانچ ہزار میل کی لمبائی میں پھیلا ہوا ہے۔ اور ہندوستان سے قریباً دوگنا ہے۔ اتنے بڑے ملک میں آپ نے صرف آٹھ مبلغ بھیجے ہیں۔ بھلا ان آٹھ مبلغوں نے یہاں کیا بننا ہے۔ یہاں تو کم سے کم دو سو مبلغ ہوں تب کہیں جا کر سارے ملک میں

اسلام اور احمدیت کی آواز

پہنچ سکتی ہے۔ پس آپ کو تو یہاں دو سو مبلغ بھیجنا چاہیئے۔ لیکن میں نے سنا ہے۔ کہ ان آٹھ مبلغین میں سے بھی دو کو واپس بلا رہے ہیں۔ پھر اس نوجوان نے لکھا ہے کہ مانتا ہوں کہ جماعت پر اخراجات کا بوجھ ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ ہم مبلغین کی تعداد کو کم کریں۔ ہمیں ان اخراجات کے بوجھ کو ہلکا کرنے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔ پھر وہ لکھتا ہے۔ کہ آپ ہمارے ملک کا قیاس پاکستان پر نہ کریں۔ کیونکہ ہمارے

ملک کی اقتصادی حالت

اتنی ترقی یافتہ ہے۔ کہ مجھے ذاتی طور پر پتہ ہے۔ کہ یہاں بعض افراد نے ۵۰۰ ڈالر کے ساتھ کام شروع کیا۔ اور آج ان کی آمد دس ہزار ڈالر سالانہ ہے۔ ۵۰۰ ڈالر کے یہ معنے ہیں کہ انہوں نے ۲۵۰۰ روپیہ سے کوئی تجارت یا صنعت شروع کی تھی۔ اور آج ان کی سالانہ آمد پچاس ہزار روپیہ سالانہ تک پہونچ گئی ہے۔ اس نوجوان نے مزید لکھا کہ آپ ہمیں منظم کریں اور ہمیں کاموں پر لگائیں۔ جب ہماری آمدنیں بڑھیں گی۔ تو چندے آپ ہی آپ بڑھیں گے۔ چنانچہ وہاں اس قسم کی

کوشش جاری ہے کہ جماعت کو منظم کر کے ان کی آمد کو بڑھایا جائے۔ اور انشاء اللہ یہ بات بعید نہیں۔ کہ چند سالوں میں امریکن جماعتوں کے چندے پاکستان کے چندوں سے بھی بڑھ جائیں گے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ وہ ایسی تدبیریں کر رہا ہے۔ کہ جن کے نتیجہ میں امریکہ جیسے مالدار ملک میں لوگوں کو اسلام کی طرف توجہ ہو رہی ہے۔ پاکستانیوں کو تو اس بات پر خوش ہونا چاہیئے کہ جس ملک کے آگے انہیں مدد کے لئے ہاتھ پھیلانا پڑ رہا ہے۔ وہ ملک مدد لینے کے لئے ہماری طرف اپنا ہاتھ پھیلا رہا ہے جس ملک کے لوگ عیسائیت پھیلا رہے ہیں۔ اس میں اب ہمارے ذریعہ ایسے لوگ کھڑے ہو گئے ہیں۔ جو اسلام کی اشاعت کے لئے بیتاب ہیں۔ اور یہ

بڑی خوشی کی بات ہے

اس کے متعلق فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ جہاں تک گورنمنٹ کی مدد کا سوال ہے۔ اخبارات میں پاکستان کے بعض وزراء کی تقریریں چھپی ہیں کہ حکومت امریکہ نے حکومت پاکستان کو اتنی مدد دی ہے۔ ہمیں مدد دینے کے متعلق تو نہ کبھی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ اور نہ گورنمنٹ کے رسل و رسائل کے ذرائع نے کبھی اعلان کیا ہے۔ کہ گورنمنٹ نے اس قدر مدد احمدیوں کو دی ہے۔ لیکن جہاں تک پاکستان کو مدد ملنے کا سوال ہے۔ اس کے متعلق خود پاکستان کے وزراء نے اعلانات کئے ہیں۔ جو اخبارات میں بھی چھپ چکے ہیں بلکہ گورنر جنرل نے بھی کہا ہے۔ کہ حکومت امریکہ نے حکومت پاکستان کو اس قدر مدد دی ہے۔

پس جہاں تک

گورنمنٹ امریکہ کا تعلق ہے

وہ ہم سے ایسی ہی جدا ہے۔ جیسے دوسرے ممالک کی غیر مسلم حکومتیں جدا ہیں۔ اور جہاں تک امریکن لوگوں کا سوال ہے۔ ان کی اکثریت اب بھی عیسائی ہے۔ مگر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ان میں ایک ایسی جماعت پیدا ہو چکی ہے۔ جو اسلام لے آئی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ روز بروز بڑھ رہی ہے۔ ان کے اندر اسلام کی خدمت کا بڑا جوش پایا جاتا ہے۔ اور ہم امید رکھتے ہیں کہ ترقی کرتے کرتے جب اس کی تعداد ایک خاص حد تک پہنچ جائے گی۔ تو ہزاروں اور لاکھوں ڈالر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ ان کا چندہ اربوں تک پہنچ جائے گا۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے امریکہ کے انچارج مبلغ خلیل احمد صاحب ناصر نے مجھے بیان کیا تھا۔ کہ ہماری جماعت کا چندہ

چالیس ہزار ڈالر سالانہ

تک پہونچ گیا ہے۔ یہ رقم بہت بڑی ہے۔ لیکن ہم اسے کچھ بھی نہیں سمجھتے۔ بلکہ ہم تو امید رکھتے ہیں۔ کہ وہاں کے مبلغ ہمیں یہ اطلاع دیں گے کہ امریکہ کی جماعت کا چندہ چالیس ہزار ڈالر سالانہ نہیں۔ چالیس لاکھ ڈالر سالانہ نہیں۔ چالیس کروڑ ڈالر سالانہ نہیں۔ چالیس ارب ڈالر سالانہ نہیں۔ بلکہ چالیس کھرب ڈالر سالانہ ہے۔ یعنی پاکستان کی موجودہ سالانہ آمد سے بھی دس ہزار گنا زیادہ ہے۔ اس وقت ہم سمجھیں گے۔ کہ امریکہ آج اسلام کے قریب ہوا ہے۔ جب امریکہ

اپنا کلیجہ نکال کر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں پیش کر دے گا۔ تب ہم سمجھیں گے۔ کہ امریکہ آج اسلام لایا ہے۔ تھوڑے بہت روپے کو ہم کچھ نہیں سمجھتے۔ یہ روپیہ کیا ہے۔ امریکہ کے لحاظ سے تو یہ اس کے ہاتھ کی میل ہے۔ بلکہ اس کے ہاتھ کی میل بھی نہیں۔ جس دن امریکہ اربوں ارب روپیہ بطور چندہ

اسلام کی اشاعت کے لئے

دے گا۔ جس دن امریکہ میں لاکھوں مسجدیں بن جائیں گی۔ جس دن امریکہ میں لاکھوں میناروں پر اذان دی جائے گی۔ جس دن امریکہ میں لاکھوں امام مساجد میں پانچ وقت نماز پڑھایا کریں گے۔ اس دن ہم سمجھیں گے۔ کہ آج امریکہ اپنی جگہ سے ہلا ہے۔

پس

دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے

کہ اگر ان پر کوئی شخص اس قسم کا سوال کرے۔ تو وہ اسے ہنس کر یہ جواب دیا کریں۔ کہ میاں تم کون ہو پوچھنے والے۔ یہ تو ایسی بات ہے۔ جس کا گورنمنٹ کو بھی علم ہے۔ سارے منی آرڈر اسی کی معرفت آتے ہیں۔ اور بینکوں پر اس کا تسلط ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ تمہیں کوئی دھوکہ لگ گیا ہے۔ یا تم سے کسی افسر نے مذاق کیا ہے کہ احمدیوں کو امریکہ سے امداد ملتی ہے۔ ورنہ اسے کیا ضرورت تھی۔ کہ وہ یہ بات تمہارے ذریعہ دریافت کرتا۔ وہ تو بڑی آسانی سے ڈاکخانوں سے اسباب کے متعلق معلومات حاصل کر سکتا تھا۔ یا بینکوں سے اس کا علم لے سکتا تھا۔ بھلا گورنمنٹ سے یہ باتیں چھپ سکتی ہیں۔ ڈاک کا محکمہ گورنمنٹ کے ماتحت ہے۔ اس لئے ڈاکخانوں کی معرفت جو روپیہ ملتا ہے گورنمنٹ کے افسران کو اس کا علم ہوتا ہے۔ ہاں بعض اوقات گورنمنٹیں مصلحتاً کہہ دیا کرتی ہیں۔ کہ ہمیں فلاں بات کے متعلق پتہ نہیں۔ حالانکہ انہیں اس کا علم ہوتا ہے۔

پس ایسی باتیں بعض لوگ

برسبیل تذکرہ

کر دیا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ خیال کر لینا کہ ایسی باتیں کرنے والا ضرور گورنمنٹ کا جاسوس ہے فضول بات ہے۔ اگر کوئی شخص اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔ تو مومن کو چاہیئے۔ کہ بجائے اس کے کہ وہ وہم کرے کہ وہ گورنمنٹ کا آدمی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے استغفار کرے۔ ہاں اگر وہ مرکز کو خبر دیتا ہے۔ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ دراصل یہ باتیں ایسی ہیں۔ کہ ان کے لئے گورنمنٹ کو سی آئی ڈی مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کسی کو کسی بیرونی ملک کی معرفت روپیہ آتا ہے۔ تو حکومت کو اس کا علم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ روپیہ اسی کے محکمہ کے ذریعہ آتا ہے۔

پھر

یہ بات بھی قابل غور ہے

کہ اس وقت دنیا کی سب سے زیادہ عقلمند قوم امریکہ ہے۔ اور اس کا حکومتی مذہب عیسائیت ہے۔ اب وہ کون پاگل حکومت ہوگی جو اپنے مذہب کے خلاف دوسروں کو روپیہ دے۔ ہم تو حکومت امریکہ کے مذہب عیسائیت کے خلاف لڑتے ہیں۔ اور ان کے عقائد کو باطل قرار دیتے ہیں۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے کہ جیسے حضرت مسیح علیہ السلام کو یہود نے کہا۔ کہ تمہیں "بعل" سکھاتا ہے۔ (بعل ایک بت کا نام تھا جس سے یہودی لوگ عقیدت رکھتے تھے) تو مسیح علیہ السلام نے جواب دیا۔ کہ اے نادانو! میں تو بعل کے خلاف تعلیم دیتا ہوں۔ پھر وہ مجھے اپنے خلاف باتیں کیوں سکھاتا ہے۔ کیا کوئی دوسرے کو اپنے مذہب کے خلاف باتیں سکھاتا ہے۔ پھر تم میرے متعلق یہ خیال کیسے کر سکتے ہو کہ بعل مجھے سکھاتا ہے۔ جبکہ میں اس کے خلاف تعلیم دیتا ہوں۔ اب دیکھو

یہ کتنی موٹی دلیل ہے

اسی طرح ہم بھی کہتے ہیں۔ کہ کیا امریکہ کی عقل ماری گئی ہے۔ کہ وہ ہمیں روپیہ دے۔ حالانکہ ہم اس کے مذہب کے خلاف تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب ہم اس کے مذہب کو توڑ کے رکھ دیں گے۔ وہ دن دور نہیں جب احمدیت کے ذریعہ امریکہ میں عیسائیت پاش پاش ہو جائے گی اور اسلام قائم ہو جائے گا۔ وہ دن دور نہیں جب مسیح کو امریکہ کے تخت سے اتار دیا جائے گا۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تخت پر بٹھا دیا جائے گا۔ جب وہ زمانہ آ جائے گا۔ تو حکومت امریکہ بے شک ہمیں امداد دے گی۔ اور نہ صرف ہمیں

حکومت امریکہ امداد دے گی۔ بلکہ وہ ہمارے آگے ہاتھ جوڑے گی کہ

خدا کے لئے ہم سے مدد لو

اور ہمیں ثواب سے محروم نہ رکھو۔ مگر آج وہ ہمیں مدد نہیں دے سکتی۔ کیونکہ اُسے نظر آرہا ہے۔ کہ ہم اس کے مذہب کے خلاف تقریریں کرتے ہیں اور کتابیں لکھتے ہیں۔ بے شک انفرادی طور پر بعض اچھے افراد بھی ہوتے ہیں۔ مثلاً امریکہ کے بعض آدمیوں نے ہماری کتب پر ریویو لکھے ہیں۔ اور وہ بہت زبردست ہیں۔ لیکن یہ سب انفرادی مثالیں ہیں۔ حکومت تو مجموعہ افراد کا نام ہوتا ہے۔ اور مجموعہ افراد میں اکثریت عیسائیوں کی ہے۔ اور جب اکثریت عیسائیوں کی ہے تو وہ ہماری مدد کیوں کرینگے۔ وہ جب بھی کریں گے۔ مخالفت ہی کریں گے ہاں جس دن ان پر

اسلام کی حقانیت

واضح ہوجائے گی۔ اس دن وہ اسلام کی تائید کرینگے۔ اور تائید بھی چوری چھپے نہیں کرینگے بلکہ گھٹنوں کے بل گر اور ہاتھ جوڑ کر درخواستیں کریں گے۔ کہ ان سے اسلام کی اشاعت کے لئے امداد قبول کرلی جائے۔ اور اس طرح ان کو ثواب میں شریک کر لیا جائے۔ اس دن یہ سوال نہیں ہوگا کہ حکومت تحقیقات کرے۔ کہ کون کس کو مدد دیتا ہے۔ بلکہ اس دن وہ اس بات پر فخر کریں گے کہ

اسلام ہمارا مذہب ہے

اور یہ لوگ ہمارے ہم مذہب ہیں۔ ہم انہیں مالی امداد دے کر فخر محسوس کرتے ہیں۔ اور جب وہ دن آجائے گا۔ تو سارے مسلمان کیا حنفی اور کیا شافعی کیا شیعہ اور کیا سنّی خوش ہوں گے۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ وہ دن آگیا۔ تو مودودی بھی خوش ہوں گے۔ اور کہیں گے اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ آج امریکہ بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مدد کے لئے تیار ہوگیا ہے۔ یہ لوگ اسی وقت ہی نامامن ہیں جب تک ظاہری شان و شوکت غیر کے ہاتھ ہے۔ جب ظاہری شان و شوکت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگی۔ تو اس دن کمزور دل لوگ بھی جو آج تبلیغ اسلام کی مخالفت کرتے ہیں۔ اس بات پر فخر کریں گے کہ اللہ تعالےٰ نے سب لوگوں کے دلوں کو اسلام کی طرف پھیر دیا ہے۔ گو اس دن کے آنے میں ابھی دیر ہے مگر تم لوگوں کی قربانیوں ہی کی دیر ہے۔ تم لوگوں کی اصلاح کی ہی دیر ہے۔

اگر تم خدا تعالےٰ کے حضور گر جاؤ

اس کے آگے رو رو کر دعائیں کرو۔ اور اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھا دو۔ تو وہ دن قریب تر آجائے گا جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ کہ امریکہ سے ایک نوجوان نے مجھے لکھا ہے۔ کہ اگر آپ دو سو مبلغ بھیج دیں۔ تو ہمارے ملک میں اسلام کی گونج پیدا ہوجائے گی۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ امریکہ اتنا وسیع ملک ہے۔ کہ ایک ایک شہر دوسرے شہر سے ہزار ہزار دو دو ہزار میل کے فاصلہ پر ہے۔ پس تم قربانیاں کرو۔ تا وہ دن قریب آجائے۔ جب عیسائیت پاش پاش ہوجائے۔ اور اسلام کا جھنڈا ہر جگہ گاڑ دیا جائے۔ میں نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ دیکھو اس وقت امریکہ میں جس مبلغ کے ذریعہ گوری قوم میں اسلام پھیلنا شروع ہوا ہے۔ وہ صرف میٹرک پاس ہے۔ وہ گریجوایٹ بھی نہیں وہ شاہد بھی نہیں۔ بلکہ وہ ایف اے بھی نہیں وہ میٹرک پاس کرکے ہمارے پاس آگیا۔ اس نے دین کی خدمت کے لئے زندگی وقف کی۔ ہمیں اس وقت ایسے آدمیوں کی ضرورت تھی۔ جنہیں تبلیغ کے لئے باہر بھجوایا جائے۔ چنانچہ ہم نے اسے امریکہ بھیج دیا۔ اگر تم بھی

اپنی زندگیوں کو سنوار دو

اور انہیں کھیل کود میں ضائع نہ کرو۔ تو تم بھی اس جیسا کام کرسکتے ہو۔ بلکہ اس سے بڑھ کر کام کرسکتے ہو۔ آج ہی مجھ سے کسی نے ذکر کیا ہے کہ آج نصف ربوہ کرکٹ کا میچ دیکھنے لاہور گیا ہے۔ میں کھیلوں کا مخالف نہیں ہوں۔ بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں کو کھیلوں میں حصہ لینا چاہیئے۔ تاکہ ان کی صحت اچھی رہے لیکن محض کھیلوں میں ساری زندگی گزار دینا درست نہیں۔ ہم بھی بچپن میں مختلف کھیلیں کھیلا کرتے تھے۔ میں عموماً فٹ بال کھیلا کرتا تھا جب قادیان میں بعض ایسے لوگ آگئے جو کرکٹ کے کھلاڑی تھے۔ تو انہوں نے ایک کرکٹ ٹیم اختیار کی۔ ایک دن وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کہ جاؤ حضرت صاحب سے عرض کرو کہ وہ بھی کھیلنے کے لئے تشریف لائیں۔ چنانچہ میں اندر گیا۔ آپ اس وقت ایک کتاب لکھ رہے تھے جب میں نے اپنا مقصد بیان کیا۔ تو آپ نے قلم نیچے رکھ دی۔ اور فرمایا۔ تمہارا گیند تو گراؤنڈ سے باہر نہیں جائے گا۔ لیکن میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں۔ جس کا گیند

دنیا کے کناروں تک

جائے گا۔ اب دیکھ لو۔ کیا آپ کا گیند دنیا کے کناروں تک پہنچا ہے یا نہیں۔ اس وقت امریکہ۔ ہالینڈ، انگلینڈ۔ سوئیٹزرلینڈ، مڈل ایسٹ، افریقہ۔ انڈونیشیا اور دوسرے کئی ممالک میں آپ کے ماننے والے موجود ہیں۔ فلپائن کی حکومت ہمیں مبلغ بھیجنے کی اجازت نہیں دیتی تھی۔ لیکن پچھلے دنوں وہاں سے برابر بیعتیں آنی شروع ہوگئی ہیں۔ ابھی تین چار دن ہوئے ہیں

فلپائن سے ایک شخص کا خط

آیا ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ اسے میری بیعت کا خط ہی سمجھیں اور مجھے مزید لٹریچر بھجوائیں مجھے جس مقام کے متعلق بھی علم ہوتا ہے کہ وہاں کوئی اسلام کی خدمت کرنے والا ہے میں وہاں خط لکھ دیتا ہوں۔ چنانچہ اس نے لکھا ہے۔ کہ میں نے انجمن اشاعت اسلام لاہور کو بھی ایک خط لکھا ہے۔ میں نے مسجد لنڈن کے پتہ پر بھی ایک خط لکھا ہے۔ میں نے واشنگٹن امریکہ کے پتہ پر بھی ایک خط لکھا ہے۔

اب دیکھ لو

فلپائن میں ہمارا کوئی مبلغ نہیں گیا۔ لیکن لوگوں میں آپ ہی آپ احمدیت کی طرف رغبت پیدا ہو رہی ہے۔ یہ وہی گیند ہے جسے قادیان میں بیٹھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہِٹ ماری تھی۔ اور آج سے کوئی ۶۹ سال پہلے ہِٹ ماری تھی۔ اب وہ گیند گھومتا گھومتا فلپائن جا پہنچا ہے۔ اور وہاں سے ایک شخص خط لکھتا ہے کہ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں۔ پس میں نوجوانوں سے کہتا ہوں۔ کہ یہ دن

تمہارے کام کے دن ہیں

یورپ اور امریکہ اسلام کی اشاعت کے لئے مبلغ مانگ رہے ہیں۔ اگر شاہدوں پر انحصار کیا جائے۔ تو وہ شاید بیس پچیس ہوں گے۔ حالانکہ صرف امریکہ اس وقت دو سو مبلغ مانگ رہا ہے۔ مگر کل وہ دو سو مبلغ نہیں مانگے گا بلکہ دو ہزار مبلغ مانگے گا۔ پرسوں وہ دو ہزار مبلغ نہیں مانگے گا۔ بلکہ دو لاکھ مبلغ مانگے گا۔ اترسوں وہ دو لاکھ مبلغ نہیں مانگے گا۔ بلکہ دو کروڑ مبلغ مانگے گا۔ اور دو کروڑ شاہد تیار کرنے کے لئے دو سو سال چاہئیں۔ آخر تمہیں پرانے صحابہ والا طریق ہی اختیار کرنا پڑے گا۔ کہ ادھر کسی نے کلمہ پڑھا اور احمدی ہوا۔ اور اُدھر وہ مبلغ بن گیا۔ حضرت ابوبکر رضؓ اور

حضرت عمر رضؓ کو دیکھ لو

وہ شاہد نہیں تھے۔ انہوں نے کلمہ ہی پڑھا تھا کہ اسلام کے مبلغ ہوگئے۔ تم بھی وہی طریق اختیار کرو۔ احمدیت سمجھ آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب جو اردو میں ہیں۔ پڑھنی شروع کردو۔ اگر تم انہیں غور سے پڑھو۔ تو تھوڑے دنوں میں تم ایسے مبلغ بن جاؤ گے۔ کہ بڑے بڑے عالم بھی تمہارا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔ ہمارے ابتدائی مبلغ جنہوں نے ہندوستان اور اس کے باہر تبلیغ کا کام کیا ہے۔ یا انہوں نے اسلام کی تائید میں کتابیں لکھی ہیں۔ انہوں نے عربی زبان کی باقاعدہ تعلیم نہیں کی تھی۔ لیکن پھر بھی انہوں نے بڑا کام کیا۔ مولوی محمد علی صاحب کو ہی لے لو۔ انہوں نے عربی زبان کی باقاعدہ تحصیل نہیں کی تھی۔ لیکن تجربہ بتاتا ہے۔ کہ ان کی کتابوں نے بڑا اثر پیدا کیا۔ پھر خواجہ کمال الدین صاحب کو لے لو انہوں نے لنڈن میں مشن قائم کیا تھا۔ حالانکہ ان لوگوں نے صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں کو پڑھا ہوا تھا۔ تم بھی حضرت مسیح موعودؑ کی کتابوں کو غور سے پڑھو۔ اور پھر اپنی انگریزی کو ٹھیک کرو۔ غیر ممالک میں انگریزی بڑا کام دیتی ہے بس تم اپنی انگریزی کو ٹھیک کرو۔ اور

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب

کو غور سے پڑھو۔ اور جو بات تمہیں متعصبانہ نظر آئے۔ یا مشکل معلوم ہو۔ وہ علماء سے پوچھ لو۔ بس اتنی بات ہے۔ اس سے تھوڑے ہی دنوں میں تم اتنے زبردست مبلغ بن جاؤ گے۔ کہ دنیا کے بڑے بڑے عالم تمہارا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔ اور اس وقت تم اس قابل ہو جاؤ گے کہ تمہیں امریکہ یا یورپ کے کسی ملک میں بطور مبلغ بھیج دیا جائے۔

کچھ دن ہوئے مجھے

کینیڈا سے

بھی ایک شخص کا خط آیا تھا۔ اس نے بھی تحریر کیا تھا۔ کہ یہاں کوئی مبلغ بھیجیں۔ کیونکہ یہاں مبلغ کی سخت ضرورت ہے۔ پس دوسرے ممالک میں لوگوں میں اسلام کے لئے تڑپ اور جوش پیدا ہو رہا ہے۔ کل ہی ایک مبلغ کا رقعہ آیا تھا۔ کہ مجھے ایک وزیر نے جس کے سپرد اکونومی کا محکمہ ہے۔ لکھا ہے۔ کہ تم مجھے احمدیت کے تفصیلی حالات لکھتے رہا کرو۔ تا میں بھی احمدیت سے پوری واقفیت حاصل کروں۔ اور اس کے بعد خود تبلیغ کا کام کرسکوں۔ اب دیکھو تو آہستہ آہستہ اللہ تعالےٰ خود ہی اسلام کی اشاعت کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ اور

وہ دن دور نہیں

جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام پورا ہوگا۔ کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں

سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ بادشاہتیں تو آہستہ آہستہ ختم ہو رہی ہیں۔ لیکن ملک کا پریذیڈنٹ اور صدر بھی بادشاہ ہی ہوتا ہے۔ اگر روس کا صدر اور وزیر اعظم مسلمان ہو جائیں۔ تو وہ بھی بادشاہ سے اپنی حیثیت میں کم نہیں۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ لیکن وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے اسی وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم آپ کی کتابوں سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ گے۔ تو خدا تعالےٰ ایسے بادشاہ پیدا کر دے گا۔ جو آپ کے

کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے

لیکن ابھی تو صدر انجمن احمدیہ نے یہ بھی انتظام نہیں کیا کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں کو محفوظ رکھا جائے۔ آخر بادشاہ برکت ڈھونڈیں گے تو کہاں سے ڈھونڈیں گے۔ صدر انجمن کو چاہیئے تھا کہ وہ بعض ماہر ڈاکٹر بلاتی۔ جو اس بات پر غور کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑے کس طرح محفوظ رکھے جا سکتے ہیں۔ اور ان کپڑوں کو شیشوں میں بند کر کے اس طرح رکھا جاتا کہ وہ کئی سو سال تک محفوظ رہتے۔ یا انہیں ایسے ممالک میں بھجوایا جاتا۔ جہاں کپڑوں کو کیڑا نہیں لگتا مثلاً امریکہ ہے۔ وہاں یہ کپڑے بھجوا دیئے جاتے تا انہیں محفوظ رکھا جا سکتا۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں ان سے برکت حاصل کرتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد والدہ صاحبہؓ کی خواہش تھی۔ کہ عمر میں بڑا ہونے کی وجہ سے آپ کی الیس اللہ بکاف عبدہٗ والی انگوٹھی مجھے ملے۔ ہم تین بھائی تھے اور

تین ہی انگوٹھیاں تھیں

مگر باوجود خواہش کے آپ نے قرعہ ڈالا۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ تین بار قرعہ ڈالا گیا۔ اور تینوں دفعہ ہی الیس اللہ بکاف عبدہٗ والی انگوٹھی میرے نام نکلی۔ غرست للشـ بیدی رحمتی و قدرتی والی انگوٹھی میاں بشیر احمد صاحب کے نام نکلی۔ اور تیسری انگوٹھی جو وفات کے وقت آپ کے ہاتھ میں تھی۔ اور اس پر "مولا بس" لکھا ہوا تھا۔ تینوں دفعہ میاں شریف احمد صاحب کے نام نکلی۔ اب دیکھو کہ

کتنا خدائی تصرف ہے

ایک بار قرعہ ڈالنے میں غلطی ہو سکتی تھی۔ دوسری بار قرعہ ڈالنے میں بھی غلطی ہو سکتی تھی۔ لیکن تین بار قرعہ ڈالا گیا۔ اور تینوں دفعہ میرے نام الیس اللہ بکاف عبدہٗ والی انگوٹھی نکلی۔ میاں بشیر احمد صاحب کے نام غرست لک بیدی رحمتی و قدرتی والی انگوٹھی نکلی اور میاں شریف احمد صاحب کے حصہ میں وہ انگوٹھی آئی جس پر "مولا بس" لکھا ہوا تھا۔

میں نے نیت کی ہوئی ہے

کہ میں الیس اللہ بکاف عبدہٗ والی انگوٹھی جماعت کو دے دوں۔ لیکن میں اس وقت تک اسے کس طرح دے دوں۔ جب تک کہ وہ اس کی نگرانی کی ذمہ داری نہ لے۔ اگر وہ انگوٹھی میرے بچوں کے پاس رہے۔ تو وہ کم سے کم اسے اپنی ملکیت سمجھ کر اس کی حفاظت تو کریں گے لیکن میرا دل چاہتا ہے۔ کہ میں یہ انگوٹھی اپنے بچوں کو نہ دوں۔ بلکہ جماعت کو دوں۔ اس کے لئے میں نے ایک اور تجویز بھی کی ہے۔ کہ اس انگوٹھی کا کاغذ پر عکس لے لیا جائے۔ اور اسے زیادہ تعداد میں چھپوا دیا جائے۔ پھر نگینہ والی انگوٹھیاں تیار کی جائیں۔ لیکن نگینہ لگانے سے پہلے گڑھے میں اس عکس کو دبا دیا جائے۔ اس طرح ان انگوٹھیوں کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگوٹھی سے براہِ راست تعلق ہو جائے گا۔ گویا الیس اللہ بکاف عبدہٗ نگ بھی ہو گا اور وہ عکس بھی نگ کے نیچے دبا ہوا ہو گا۔ پھر

اس قسم کی انگوٹھیاں

مختلف ممالک میں بھیج دی جائیں۔ مثلاً ایک انگوٹھی امریکہ میں رہے۔ ایک انگلینڈ میں رہے۔ اسی طرح ایک ایک انگوٹھی دوسرے ممالک میں بھیج دی جائے تا اس طرح ہر ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تبرک محفوظ رہے۔ پچھلے دنوں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پرانی تحریر ملی تھی۔ میں نے وہ تحریر انڈونیشیا بھیج دی ہے۔ تا اس امانت کو وہاں محفوظ رکھا جائے اور اس سے وہاں کی جماعت برکت حاصل کرے۔ مگر الہام میں کپڑوں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو یہ الہام فرمایا تھا۔ کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اس لئے چاہیئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں کو ایسی جگہوں میں بھجوا دیں۔ جہاں کیڑا نہیں لگتا۔ تاکہ وہ زیادہ لمبے عرصہ تک محفوظ رہیں۔

بہر حال

نوجوانوں کو چاہیئے

کہ وہ آگے آئیں۔ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور اسلام کی خدمت کریں۔ تا ہمیں وہ دن بھی دیکھنا نصیب ہو۔ کہ ان کے ذریعہ سے ملکوں کے ملک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لے آئیں۔ اور اسلام کا جھنڈا وہاں گاڑ دیا جائے۔ اور یہ معمولی بات نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والی اور بڑی خوشی کی بات ہے۔

دو مفید کتابیں — اصحابِ احمد اور بشاراتِ رحمانیہ

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

اس وقت جماعت احمدیہ کے دو مخلص دوست سلسلہ احمدیہ کے متعلق دو مفید کتابیں لکھ کر شائع کر رہے ہیں۔ ایک کتاب کا نام اصحاب احمد ہے جو ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے درویش قادیان لکھ رہے ہیں۔ اور اس کے دو حصے شائع بھی ہو چکے ہیں۔ اور باقی زیر تصنیف ہیں۔ دوسری کتاب جس کا نام بشاراتِ رحمانیہ ہے۔ مولوی عبد الرحمٰن بشیر ڈیرہ غازی خاں سے شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ اس کتاب کی دوسری جلد ہے۔ ہر دو کتابیں اصولی طور پر بہت مفید اور ضروری معلومات پر مشتمل ہیں۔

اصحاب احمد میں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص خاص صحابہؓ کے روح پرور حالات درج ہیں۔ جن میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ انہیں کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شناخت کی طرف راہنمائی ہوئی۔ اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کیا کیا نشانات دیکھے۔ اور ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کیسا مخلصانہ اور فدائیانہ تعلق تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ان کے ساتھ کیسا مربیانہ اور مشفقانہ سلوک تھا اور ان کے کیا کیا نیک اوصاف ہیں۔ جن کی جماعت کو اقتداء کرنے اور ان کے رنگ میں رنگین ہونے کی ضرورت ہے۔ دوسری طرف کتاب بشاراتِ رحمانیہ میں ان کشوف اور رؤیا اور الہامات کا ذکر ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق مختلف دوستوں کو ہوئے۔ اور جن کے ذریعہ انہوں نے اور ان کے دوستوں اور عزیزوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق پائی۔ یا قبول کرنے کے بعد وہ ان کے لئے مزید تقویت ایمان کا موجب ہوئے اس سے ظاہر ہے۔ کہ یہ دونوں کتابیں اصولاً مفید اور روح پرور مضامین پر مشتمل ہیں۔

دوستوں کو یہ کبھی نہیں بھولنا چاہیئے کہ جہاں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے معقولی اور منقولی دلائل کے شائع کرنے کی ضرورت ہے۔ وہاں غالباً اس سے بھی بڑھ کر ان روحانی شواہد اور تائیدات الٰہیہ کی شدید ضرورت ہے۔ جو عقلی دلائل کی نسبت بھی، دلوں میں زیادہ گھر کرنے والی ہیں۔ اس واسطے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف حقیقۃ الوحی تصنیف فرمائی جس میں منقولی اور معقولی دلائل کی بجائے اسی قسم کے روحانی شواہد اور تائیدات الٰہیہ پر زیادہ زور دیا گیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے دوست ان ہر دو کتابوں کی اشاعت میں حصہ لے کر نہ صرف اپنے ایمانوں میں روشنی اور جلا پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ بلکہ غیر از جماعت اصحاب میں بھی ان کی اشاعت کر کے انہیں ان روحانی خزائن سے متمتع ہونے کا موقعہ دیں گے جن کا اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کی بعثت کے ذریعہ دروازہ کھولا گیا ہے۔ دوسری طرف میں ان کتابوں کے مصنفین سے بھی توقع رکھتا ہوں کہ وہ اپنی اپنی کتابوں میں صرف صحیح روایات اور سچے اور ثابت شدہ واقعات درج کرنے کی کوشش کریں گے اور کچی اور سنی سنائی باتوں سے اجتناب رکھیں گے۔ تاکہ ان کی کتابیں ان برکات سے متمتع ہوں۔ جو خدا کی طرف سے ہمیشہ صداقت کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔

مرزا بشیر احمد ربوہ ۲/۲/۵۶

امراء و صدر صاحبان توجہ کریں

جملہ امراء و صدر صاحبان جماعتہائے ہندوستان کی اطلاع کے لئے تحریر کیا جاتا ہے۔ کہ وہ مہربانی فرما کر اپنی جماعت کے عہدیداران کے نئے انتخابات جلد از جلد کرا کر بھجوائیں تاکہ مارچ میں نئے عہدیداران کی منظوری دی جا سکے۔ مبلغین بھی تکمیل انتخاب میں تعاون فرمائیں قواعد انتخاب بدر مورخہ ۲۱/۱/۵۶ میں شائع کرائے جا چکے ہیں۔

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

درخواستہائے دعا۔ (۱) میرے بعض رشتہ دار بعض عوارضات میں مبتلا ہیں۔ محترمہ والدہ صاحبہ بھی اکثر علیل رہتی ہیں۔ احباب کرام ان سب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے موجبانہ دعا کی درخواست ہے۔ امۃ الحفیظ محمود بیگم زوجہ سید شہامت علی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے احمدی احباب کے نام

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ریاستہائے متحدہ امریکہ کے نام انگریزی زبان میں ایک پیغام ارسال فرمایا ہے۔ اس میں وصیت کے نظام اور اس کے عظیم الشان مقصد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ نیز امریکہ میں وصیت کی تحریک جاری کرنے کے سلسلہ میں بعض تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ کے پیغام کا ترجمہ ذیل میں شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

میرے امریکہ کے عزیز بھائیو!

جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وفات سے دو سال قبل وصیت کے طور پر ضروری ہدایات اس دستاویز کی شکل میں شائع فرما دی تھیں جو "الوصیۃ" کے نام سے موسوم ہے۔ یہ دستاویز بہت اہم ہے۔ ہر احمدی کو چاہیئے کہ وہ اس کا ضرور مطالعہ کرے میں سمجھتا ہوں کہ آپ سب نے اس کا انگریزی ترجمہ بغور مطالعہ کر لیا ہوگا۔ اگر اس کا انگریزی ترجمہ آپ لوگوں کو بآسانی دستیاب نہ ہو سکتا ہو۔ تو میں برادرم خلیل احمد ناصر کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اپنے ساتھیوں کی مدد سے "الوصیت" کا جلد از جلد ترجمہ کر کے آپ سب میں اسے تقسیم کرا دیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس دستاویز کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ میں سے ہر ایک میں یہ شدید خواہش پیدا ہوگی کہ وہ بھی اس عظیم الشان تحریک میں جو اس میں بیان کی گئی ہے۔ اور جو اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے نہایت درجہ اہمیت کی حامل ہے شامل ہونے کی سعادت حاصل کرے۔

اس دستاویز کا مطالعہ کرنے پر آپ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ اس میں جو سکیم بیان کی گئی ہے۔ اس کے مطابق جماعت کے ہر اس فرد سے جو اس میں حصہ لینا چاہتا ہے۔ یہ مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی جائداد کے دسویں حصہ یا جائداد کی قیمت کے دسویں حصہ کے برابر نقد رقم بحق صدر انجمن احمدیہ وصیت کرے۔ یا اگر اس کی کوئی قابل ذکر جائداد نہ ہو۔ تو وہ اپنی زندگی میں اپنی منفعت دار یا ماہوار آمد کا دسواں حصہ اشاعت اسلام اور انسانی فلاح و بہبود کی خاطر صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہے۔ یہ ضروری ہے کہ اس تحریر میں جو جائداد کی وصیت کے طور پر لکھی جائے یا جس کے ذریعہ چندۂ وصیت کی ادائیگی کا وعدہ کیا جائے۔ یہ امر بالصراحت مذکور رہے کہ جائداد کی وصیت یا چندۂ وصیت کی ادائیگی ان میں سے جو بھی صورت ہو۔ ہر قسم کی شرائط اور پابندیوں سے آزاد ہوگی۔ اور موصی یا اس کے وارث یا اس کے مقرر کردہ منصرم وصیت کردہ جائداد یا آمدنی کے مصرف یا خرچ پر کوئی اعتراض نہ کر سکیں گے۔ صدر انجمن احمدیہ یا کوئی اور بااختیار ادارہ جو اس سلسلہ میں قائم کیا جائے۔ اس تحریک کے اغراض و مقاصد کے تحت جائداد یا وصول شدہ چندہ جات کو خرچ کرنے کا پوری طرح مجاز ہوگا۔

یہ تمام وکمال اور بغور مطالعہ کرنے کے بعد اس دستاویز کا عظیم الشان مقصد اور اس کی اغراض آپ لوگوں کو معلوم ہو جائیں گی۔ تاہم میں برادرم خلیل احمد ناصر کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ اس بات کا انتظام کریں کہ آپ کے مختلف مراکز میں سلسلہ کے نمائندے "الوصیت" کا مقصد اور اس کی اغراض تفصیل کے ساتھ آپ لوگوں کو سمجھا دیں "الوصیت" کے منشاء کے مطابق ریاستہائے متحدہ امریکہ کی جماعت احمدیہ جتنی جلدی ممکن ہو سکا کسی مرکزی مقام پر ایک موزوں قطعہ زمین قبرستان کے طور پر ان لوگوں کے لئے مخصوص ہوگا جو "الوصیت" میں بیان کردہ شرائط اور ان قواعد کے مطابق جو امام جماعت احمدیہ اور صدر انجمن اور تحریک جدید کی طرف سے نافذ ہوں۔ وصیت کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ایک دفعہ جاری ہونے کے بعد یہ سکیم انشاء اللہ تقویت حاصل کرے گی۔ اور رفتہ رفتہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ہم وطن اس میں شامل ہو جائیں گے۔ اور اس طرح ان لوگوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا جو اپنی مساعی اور اپنی آمدنیوں اور جائیدادوں کا ایک معقول حصہ "الوصیت" کی اغراض و مقاصد کے لئے وقف کریں گے۔

یوں جوں ایسے مخلص اور فدائی احمدیوں کی تعداد بڑھے گی۔ اس امر کی ضرورت محسوس ہوگی کہ ملک کے مختلف حصوں میں ایسے ہی قبرستان قائم کئے جائیں۔ چنانچہ حسب ضرورت مختلف اوقات میں ایسے قبرستانوں کا قیام عمل میں آتا رہے گا۔

ایسی وصیت کردہ جائداد سے اس کی فروخت یا چندہ جات سے جو آمدنی ہوگی اس کو حسب ذیل طریق پر خرچ کیا جائے گا۔

(الف) اس آمدنی کا نصف حصہ مرکزی ادارہ کو جس کا نے اور دنیا بھر میں اشاعت اسلام کا کام کرنے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کو ارسال کیا جائے گا اس میں امریکہ بھی شامل ہوگا۔ کیونکہ امریکہ میں ابھی لمبے عرصہ تک اسلام کے ایسے خادموں کی ضرورت محسوس ہوتی رہے گی۔ جو خاص طور پر مرکز کے تربیت یافتہ ہوں۔ وہ مرکزی ادارے جن کے ذمہ اشاعت اسلام کا کام ہے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید ہیں دنیا کے مختلف حصوں میں تبلیغ اسلام کی غرض سے مذکورہ بالا آمدنی کا جو حصہ مرکز میں ارسال کیا جائے گا اسے امام جماعت احمدیہ کی ان ہدایات کے مطابق جو وہ وقتاً فوقتاً جاری کریں گے ان دو اداروں میں تقسیم کیا جائے گا۔

(ب) آمدنی کے باقی نصف حصہ میں سے تین چوتھائی رقم ریاستہائے متحدہ میں تبلیغ اسلام پر خرچ کی جائے گی۔ باقی کی چوتھائی رقم تمہارے غریب اور پسماندہ بھائیوں کی فلاح و بہبود کے لئے وقف ہوگی۔ جہاں کہیں بھی ایسے بھائی ہوں گے ان پر یہ رقم خرچ کی جائے گی۔ اور اس ضمن میں ان کی تعلیم و تربیت کے انتظام کو مقدم رکھا جائے گا۔

جونہی جماعت کے نمائندوں کی طرف سے مجھے یہ اطلاع ملے گی۔ کہ آپ لوگوں میں سے ایک خاص تعداد ایسے احباب کی ہے۔ جو "الوصیت" کی بیان کردہ تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ میں ایک کمیٹی کا انتظام کروں گا۔ اس کے قیام کا مقصد یہ ہوگا کہ اس سکیم کے تحت اولین قبرستان کے لئے جگہ منتخب کی جائے۔ اور اس سکیم پر عملدرآمد کے لئے ضروری اور ابتدائی انتظامات کئے جائیں۔ اور اس امر کا اہتمام کیا جائے کہ اس سکیم اور اس کے مقاصد کو موثر طریق پر ہمیشہ کے لئے جاری رکھا جا سکے۔ ہر وہ شخص جو وصیت کرے گا یا اس سکیم کے قواعد کے بموجب کم سے کم شرح کے مطابق چندہ دینے کا وعدہ کرے گا وہ اس شرط پر کہ اس کی وصیت پوری ہو جائے۔ یا حسب قواعد چندہ جات کی ادائیگی عمل میں آ جائے۔

ان دونوں صورتوں میں اسباب کا حقدار ہوگا کہ اسے ایسے قبرستانوں میں سے کسی ایک قبرستان میں دفن کیا جائے۔ جو ریاستہائے متحدہ امریکہ میں اس غرض کے لئے قائم کئے جائیں گے۔ اور اس صورت میں کہ اس کی وفات ہندوستان میں واقع ہو۔ تو وہ قادیان کے قبرستان میں یا اگر پاکستان میں ہو تو ربوہ میں دفن ہو سکے گا۔ لیکن یہ ضروری ہوگا کہ اس کی نعش ان قبرستانوں میں سے کسی ایک قبرستان تک پہنچانے کے اخراجات اس کے اپنے ترکہ یا جائداد میں سے پورے کئے جائیں۔ اور اس کی راہ میں کوئی قانونی یا کوئی اور رکاوٹ حائل نہ ہو۔

وصیت یا چندہ جات کے وعدے کے ضمن میں جو تحریر لکھی جائے گی اس میں یہ صراحت کی جائے گی کہ اس شرط کے پورا نہ ہو سکنے کا یہ مطلب نہ ہوگا کہ وصیت کو ناجائز یا خلاف قاعدہ قرار دیا جا سکے گا۔ یا اس کی حسابی یا قانونی حیثیت پر کوئی حرف آ سکے گا یا ادا کردہ چندوں کے بارے میں کسی مطالبہ یا دعویٰ کا جواز پیدا ہو سکے گا۔ صدر انجمن ایسے تمام اشخاص کے نام جنہوں نے اس سکیم میں شامل ہونے کے بعد اس کی تمام شرائط کو پورا کر دیا ہوگا۔ قادیان یا ربوہ کے قبرستانوں میں مناسب جگہ پر کندہ کرانے کا انتظام کرے گی۔ نیز ان کے نام ایک ریکارڈ کی شکل میں بھی محفوظ رکھے جائیں گے۔ جن کی نقول بڑے بڑے احمدیہ مراکز میں بھی رکھی جائیں گی تا کہ احمدیوں کی آنے والی نسلوں کو اپنے ان وفات یافتہ بھائیوں کی روحوں کے واسطے دعا کی تحریک ہوتی رہے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اموال کو اسلام اور انسانیت کی خدمت کے لئے وقف کیا۔

یہ امر بعث ضروری ہے اور اس بارے میں پوری احتیاط لازم ہے۔ کہ اس تمام سکیم پر عملدرآمد کے وقت ریاستہائے متحدہ امریکہ کے رائج الوقت قوانین کو پوری طرح ملحوظ رکھا جائے تا اس بنا پر کسی وقت بھی کوئی اعتراض پیدا ہو کر اس سکیم یا اس کے مقاصد کو ناکام نہ بنا سکے۔

جیسا کہ "الوصیت" میں بیان کیا گیا ہے۔ وصیت کی اس سکیم کے فوائد اور رنگ میں بھی ظاہر ہوں گے۔ اور بالآخر یہ انسانیت کے کمزور طبقوں کو اٹھانے اور انسانی فلاح و بہبود اور خوشحالی کو ترقی دینے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ کوئی نظام بھی جس کی بنیاد جبر و اکراہ پر ہو اس مقصد میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ الوصیت میں جو سکیم پیش کی گئی ہے خالصۃً طوعی اور رضاکارانہ ہے اور خدمت اسلام کے ایک اہم کا درجہ رکھتی ہے۔ اس لحاظ سے جو اخلاقی اور روحانی فوائد اس تحریک کے ساتھ وابستہ ہوں گے۔ تمام دوسرے نظام ان سے محروم ہیں۔

رفتہ رفتہ ایک ملک کے بعد دوسرا ملک اس تحریک کو اپنانے کے لئے آگے آتا رہے گا۔ اور اس طرح ان لوگوں کی طرف سے جو اس سکیم کے ذریعہ روحانی اخلاقی اور مادی فوائد سے متمتع ہوں گے۔ دنیا میں خدا کا نام بلند ہوتا رہے گا۔

اس تحریک پر پاکستان اور ہندوستان میں پہلے سے عمل ہو رہا ہے۔ میری خواہش ہے اور میں اس کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تحریک کو اپنانے والے ممالک میں سے امریکہ تیسرا ملک ثابت ہو۔ اور اس طرح وہ وسیع سے وسیع تر پیمانے پر انسانیت کی فلاح و بہبود اور اس کی ترقی کی بنیادیں استوار کرنے کا (باقی ہے)

حقیقت رائے کے قتل کا ناجائز فتوے

اور

شہنشاہ شاہجہاں کا قابل تعریف انصاف

ایک ملک کے باشندے اگر سینکڑوں سال قبل کے کسی مبینہ ظلم کی یاد تازہ کرتے رہیں تو اس سے اقوام کی آپس میں چپقلش بڑھتی جاتی ہے۔ پریس اور لیڈروں کا فرض ہے کہ وہ تلخ باتوں کی یاد تازہ کرنے کی بجائے خوشگوار باتوں کو منظر عام پر لاتے رہیں۔ تاکہ آپس کی تلخی کم ہو کر ملک کی مختلف جماعتوں میں امن و آشتی کی روح پرورش پاتی رہے۔ اس طرح حکومت کی پریشانی بھی کم ہوتی ہے اور اسے تعمیری کاموں کی طرف زیادہ دھیان دینے کا موقعہ ملتا ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ پریس میں شہنشاہ شاہجہاں کے ایک قابل تعریف انصاف کا ذکر آیا ہے تفصیل یہ ہے کہ آج سے قریباً سوا دو سو سال قبل کی بات ہے کہ حقیقت رائے ایک مسجد میں تعلیم پاتا تھا۔ وہاں ماتا سیتا کے خلاف مسلمان لڑکوں کے نازیبا الفاظ کے خلاف حقیقت رائے کے احتجاج نے ایک نازک صورت اختیار کر لی۔ سیالکوٹ کے اعلیٰ حاکم نے اسے لاہور کے صوبیدار کے پاس بھجوایا۔ جہاں مولویوں نے ننھے بچے کے لئے موت کی سزا تجویز کی۔ اور جان بخشی کے لئے صرف ایک شرط قبول اسلام رکھی جسے حقیقت رائے نے قبول نہ کیا اور اسے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ حقیقت رائے کے والدین نے شہنشاہ شاہجہاں کے پاس آگرہ پہونچ کر فریاد کی۔ اس کا جو نتیجہ نکلا وہ ایک ہندو دوست کے قلم سے سنیئے۔ آپ بیان کرتے ہیں :-

شاہجہان نے ان کو لاہور واپس چلنے کے لئے کہا اور خود بھی لاہور آنے کا وعدہ کیا۔ مقررہ تاریخ پر پہنچ کر کل واقعہ کی تصدیق کی۔ اور شہر میں مشہور کرا دیا کہ جن ملاؤں اور قاضیوں نے قتل کے متعلق فتوے دیا ہے یا حصہ لیا ہے ان کو بادشاہ سلامت دریائے راوی کے پار انعام تقسیم کریں گے۔ اب تو سب مُلّا و قاضی اکٹھے ہو گئے۔ ان سب کو دو بیڑیوں میں بٹھا دیا گیا۔ شاہجہان نے درپردہ ملاحوں سے کہدیا کہ بیڑیوں کو دریا کے درمیان میں اس طرح غرق کرنا کہ ایک بھی شیطان زندہ نہ بچے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اُدھر شاہجہان صوبیدار لاہور کے ساتھ قلعہ کی بالائی منزل پر بات چیت کر رہے تھے۔ باتوں باتوں میں بالائی منزل سے بیرونی منڈیر پر آئے اور صوبیدار کو دھکا دے کر اس کا کام تمام کر دیا۔

"دوسرے دن منادی کرا دی کہ شاہی دربار لگے گا اور ساتھ ہی حقیقت رائے کے ماتا پتا کو بھی دربار میں بلایا گیا اور شاہجہان نے انہیں نہایت عزت سے اپنے پاس بٹھایا۔ دربار میں انصاف پسند بادشاہ نے جو تقریر کی۔ اس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

"میری رعایا کے ہندو مسلمان بھائیو! تمہارے شہر کے قاضیوں اور ملاؤں کے دونوں بیڑوں کی غرقابی اور صوبیدار پنجاب کی موت خدائی قہر سے تعبیر کی جا رہی ہے۔ لیکن یہ خدائی قہر نہیں بلکہ میں نے خود ایسا کروایا ہے۔ انہوں نے ایک بے گناہ ہندو بچے کے قتل میں حصہ لے کر نہ صرف اسلام کی توہین کی ہے بلکہ میرے نظام حکومت کو بگاڑنے میں بھی حصہ لیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس شرارتی لڑکے کو جس نے پہلے ماتا سیتا کی شان میں گستاخی کی مروا دوں لیکن وہ ابھی بچہ ہے اس لئے اسے معاف کرتا ہوں۔ حقیقت رائے کے بوڑھے ماتا پتا سے عرض کرتا ہوں کہ وہ آج سے مجھے اپنا بیٹا تصور کریں اور میں ان کے گذارہ کے لئے جاگیر مقرر کرتا ہوں۔ آؤ ہم سب کھڑے ہو کر خدا کے حضور دعا کریں کہ وہ ہمیں دھرمی حقیقت رائے جیسا فرزند عطا فرمائے۔"

"بعد میں تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ حقیقت رائے کے ماتا پتا کے ہاں پرماتما کی کرپا سے ایک فرزند پیدا ہوا۔"

(روزنامہ پرتاپ جالندھر مورخہ ۱۷ ۲/۵۶)

اس سارے بیان سے ظاہر ہے کہ شہنشاہ شاہجہان کے نزدیک

(۱) ایک غیر مسلم کو اسلام قبول نہ کرنے پر قتل کرنا اسلام کے خلاف تھا۔

(۲) اور یہ امر اس مسلمان بادشاہ کے نظام سلطنت کے بھی سراسر خلاف تھا۔

(۳) شہنشاہ نے اپنی سلطنت کی مسلمان اکثریت کے بل بوتے پر ایک غریب ہندو پر ظلم کو روا نہیں رکھا بلکہ ان کے دل پر اس سے شدید چوٹ لگی۔ اور انہوں نے اس وقت تک چین نہیں لیا جبتک حقیقت رائے کو قتل کرنے والے مولوی ملاؤں اور صوبیدار کو موت کے گھاٹ نہیں اتار دیا۔

(۴) شہنشاہ کی عدل پسندی اس امر سے ظاہر ہے کہ آئندہ کی روک تھام کے لئے پبلک کو جمع کر کے آپ نے اعلان کیا۔ مبادا ملاؤں اور صوبیدار کی موت کو اتفاقی سمجھ لیا جائے اور بتایا کہ حقیقت رائے کے ناجائز قتل کی ان بدکرداروں کو سزا دی گئی ہے۔

(۵) شہنشاہ کی عدل پسندی اس امر سے بھی ظاہر ہے۔ کہ آپ نے برسر عام حقیقت رائے کے والدین کو کہا کہ وہ شہنشاہ کو اپنا فرزند سمجھیں اور ان کے گذارہ کے لئے جاگیر مقرر کر دی۔ یہ سب کچھ ان کی دلداری کے لئے کیا۔ نیز ان کے دل کے درد کی گہرائی اس سے ظاہر ہے کہ پبلک سمیت دعا کی کہ حقیقت رائے کا بدل اس کے بوڑھے والدین کو عطا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول کر کے حقیقت رائے کے آزردہ خاطر والدین کی تسکین کا سامان کر دیا۔

(۶) سب سے بڑا امر قابل مسرت یہ ہے کہ غیر مسلم جو برسی مناتے ہیں۔ اس میں شاہنشاہ شاہجہان کی انصاف پروری کا ذکر کرتے ہیں۔

خدا کرے کہ ملک کی فضا ہمیشہ ہی بہتر سے بہتر ہوتی رہے۔ امن کے زمانہ میں ہی علوم ترقی پاتے ہیں۔ اقتصادی ترقی ہوتی ہے۔ تعمیری کاموں میں تیزی آتی ہے۔ اور ہر بہی خواہ ملک کو امن پروری کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

حضرت اقدس کا پیغام بقیہ صفحہ

توفیق دے۔ آمین۔

برادران! ہم کمزور اور ناتواں ہیں۔ لیکن ہمارا خدا طاقتور اور ہمہ قوت ہے۔ ہمارے بس میں کچھ نہیں ہے۔ لیکن وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ یقین رکھو کہ اس کی مدد تمہاری طرف دوڑتی آرہی ہے بلاشبہ وہ خود تمہارے دروازے پر کھڑا ہے اور اندر داخل ہوا چاہتا ہے۔ پس اُٹھو اور اپنے دروازے کھول دو تا وہ اندر آجائے۔ جب وہ تمہارے گھروں میں داخل ہو جائے گا۔ اور تمہارے دلوں میں سما جائیگا۔ تو زندگی تمہارے لئے منور ہو جائیگی اور دنیا میں تم اسی طرح عزت دیئے جاؤ گے جس طرح آسمان میں اسکو عزت اور عظمت حاصل ہے۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ آمین

درخواست ہائے دعا

میرے سر میں عرصہ دراز سے تکلیف ہے اور ہر وقت اس طرح معلوم ہوتا ہے جس طرح کوئی ہوائی جہاز یا آٹا پیسنے والی چکی چل رہی ہو۔ سلسلہ بزرگان سلسلہ احمدیہ اور درویشان قادیان سے التجا ہے کہ وہ دردِ دل سے میرے لئے دعا کریں۔ نیز اگر کسی دوست کو اس بیماری کے علاج کا نسخہ معلوم ہو تو وہ مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کر کے شکریے کا موقعہ دے۔

ایم غلام محمد ٹیلر دی مسلم ٹیلرنگ ہاؤس بلاک ۱۸ سرگودھا (مغربی پاکستان)

خاکسار ۲۹ برس کے نہایت لمبے عرصہ سے نہایت سخت ترین جانگداز عوارض میں مبتلا رہے حتیٰ کہ مالیخولیائے مراقی بھی لاحق ہو گیا ہے نیز اس دکھ پر دنبل یہ کہ ذریعہ معاش میں بھی رخنہ پڑ رہا ہے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ صحابہ حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر تمام بزرگان و برادران سلسلہ کی خدمت میں نہایت عجز و انکسار سے دعا کی التجا ہے۔

نیز احقر کی ممانی صاحبہ زوجہ مخدومی سید محمود احمد صاحب پراونشل امیر صوبہ اڑیسہ مدت سے سخت بیمار ہیں اُن کی صحت کاملہ و شفا عاجلہ کے لئے بھی مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے۔ احقر سید مشتاق احمد سمبل پور (اڑیسہ)

خاکسار کے والد جناب عبدالرحیم خان صاحب موصی ۲۶۲۷ مورخہ ۲/۴/۵۶ کو بعمر ۱۰۷ سال وفات پا گئے۔ اناللّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ موصوف کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرماوے اور ہمارا حامی و ناصر ہو۔

(شریف خان احمدی از کیرنگ)

ہمارا اکلوتا بچہ عبدالشکور سلمہ اللہ آئی۔ ایس۔ سی۔ فائنل (I.S.C. Final) کی تیاری کر رہا ہے۔ یونیورسٹی امتحان ۱۲ر فروری ۱۹۵۶ء سے شروع ہوگا۔ جملہ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان و بزرگان سلسلہ سے ملتجی ہوں کہ عزیز موصوف کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز خدا وند کریم اسے ایک مخلص، سچا اور وفادار احمدی بنائے۔ آمین۔

یہ عاجز بھی آپ لوگوں کی دعاؤں کا بہت زیادہ محتاج ہے۔ خاکسار عبدالمجید سکرٹری مال و تحریک جدید جماعت احمدیہ جمشید پور۔

میری بھاوج اہلیہ عبدالسمیع خان کچھ دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں درویشان اور جملہ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ خاکسارہ کنیز فاطمہ اہلیہ محمد عثمان ڈ سب انسپکٹر تعلقہ بھنڈاری پوکھری ضلع بالیسر۔

ذکر و فکر

ڈوبتی دنیا کا سہارا = اسلام

(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

آریہ ویر جالندھر مجریہ ۲۳ر جنوری ۱۹۵۶ء میں "ڈوبتے بھارت کا سہارا آریہ سماج" عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں پہلے تو زمانہ قدیم سے بھارت کے روحانیت کا گہوارہ ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور ساتھ دبی زبان سے موجودہ حکمران طبقہ کو روحانیت سے تہی دست ہونے پر کوسا ہے۔ آگے چل کر ملک میں بنائے جا رہے سوشل نظام پر بایں الفاظ تنقید کی گئی ہے۔

"سنسار بھر میں ورن آشرم کے بغیر جماعتی جنگ کو دور کرنے کا اور کوئی علاج نہیں مگر ایک غیر جماعتی سوشل سسٹم کو دہائی دے کر مختلف طبقہ کے انسانوں کو بُری طرح سے خلط ملط کیا جا رہا ہے۔ اور سوسائٹی کے ڈسپلن اور قدرتی ذہنی اور پیشہ ورانہ ماہیت کو تباہ کیا جا رہا ہے ورن آشرم جنم پر نہیں بلکہ کرم پر مبنی ہے۔ اور ہر ایک طبقہ اونچے سے اونچے معیار پر پہنچنے کی پوری پوری آزادی رکھتا ہے مگر انسانوں کو چار طبقوں میں بانٹ کر ایک تو ہر طبقے کو ترقی کی شکھر پر پہنچنے کا پورا حق دیا گیا ہے اور دوسرے ہر طبقہ کے اعلیٰ معیار قائم کئے گئے ہیں۔ اس قدرتی تقسیم کے بغیر دُنیا میں خونی جماعتی جنگ کا اور کوئی حل نہیں۔"

اس کے بعد مضمون نگار روس کے ساتھ قائم ہونے والے بھارت کے حالیہ تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے رُوس کی طرف سے دی جانے والی امداد کی طرف اشارہ کر کے لکھتا ہے:۔

"مگر انجام کار ہندوستان کے لوگ دھیرے دھیرے سر کتے ہوئے دہلی کو ماسکو پہنچا دینگے مارشل بلگانن کی آمد سے ہندوستان نے کمیونزم کی طرف بہت لمبا راستہ چند دنوں میں طے کر لیا ہے۔ اور ہندوستان کی بت پر روس کا سرخ رنگ اپنا رنگ جمانے میں بہت حد تک کامیاب ہو گیا ہے۔"

اور پھر نتیجہ نکالتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"وہ دن نزدیک آ رہا ہے کہ . . . جب پنجسالہ پلانوں والا بھارت جوان ہو کر روس کی گود میں جا بیٹھے گا۔ جب تک کہ مایہ وادی پلانوں کے ساتھ اربوں روپیہ اور ہزاروں ریشی بھاوناؤں والے بھارتی سپتروں کے ذریعہ ایک خالصتاً بھارتی سانسکرتک پلان تیار نہ کی جائے۔"

اسی طرح لکھتا ہے:۔

اگر روس کو بھارت ورش روحانی سوشلزم کا سبق سکھلا سکے۔ جیسا کہ وید اور اُپنشدوں میں لکھا ہے۔ تو پھر روس ہیں آواز سنائے گا اور ہم اُس کے مایہ داد کو ادھیاتم واد یا ویدک سنسکرتی کا رنگ دے کر دنیا میں سچی شانتی قائم کر سکیں گے۔ مگر یہ روحانی سوشلسٹ سرکار یا سیکولر سرکار کے بس کا روگ نہیں۔ سارے سنسار کو مایا واد تباہی کی طرف لے جا رہا ہے۔"

اور آخر میں لکھتا ہے:۔

"روحانیت کا اسلام۔ عیسائی مت بدھ مت وہندوستان کے دھرموں میں دیوالیہ پٹ چکا ہے۔ اور مایا واد چھا چکا ہے۔ ایسی حالت میں اگر ہندوستان ڈوبتے ہندوستان۔ سیکولرازم میں غوطے کھانے والے آریہ ورت کا کوئی سہارا مجھے نظر آتا ہے تو وہ آریہ سماج ہے۔ جسے مضبوط بنا کر آرت بھارت کو ڈوبنے سے بچانا چاہیئے۔"

جہاں تک حب الوطنی کا سوال ہے مضمون نگار کا جذبہ قابل قدر ہے کہ وہ اپنے ملک کی ترقی اور اُس کی سربلندی کے لئے مادیّ الوقت دنیوی نظاموں کے مقابل روحانی نظام کی طرف اپنے ہموطنوں کو دعوت دے رہا ہے۔ اور ہم بھی اسبات کے قائل ہیں۔ کہ پراچین کال میں بھارت کو جو ترقی حاصل ہوئی تھی۔ وہ محض مادی اسباب کو کام میں لا کر نہ تھی۔ بلکہ اُس کے ساتھ روحانیت کو اپنانے اور اُس کی طرف توجہ دینے کے ساتھ تھی۔ اور اب بھی اسی طریق پر عمل کرنے سے حاصل ہوگی

مگر اصل سوال تو یہ ہے کہ وہ کونسا روحانی رستہ ہے جس پر چلنے کے ساتھ آج نہ صرف ہمارا پیارا وطن اس شانتی کو حاصل کر سکتا ہے، بلکہ ساری دنیا اس سے بہرہ اندوز ہو سکتی ہے عجیب بات ہے کہ آریہ ویر کے مضمون نگار نے جس نظام کو پیش کیا ہے وہ بجائے خود دنیا کے لئے دردِ سر کا موجب بنا ہوا ہے۔ نسلی یا نسلی امتیازات ہی تو دنیا میں بے چینی کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ ایک طرف یہ کہنا کہ ایک غیر جماعتی سوشل سسٹم کی دہائی دیکر مختلف طبقہ کے انسانوں کو بُری طرح سے خلط ملط کیا جا رہا ہے۔ اور سوسائٹی کے ڈسپلن اور قدرتی ذہنی اور پیشہ ورانہ ماہیت کو تباہ کیا جا رہا ہے۔"

اور دوسری طرف یہ کہنا کہ

"ورن آشرم جنم پر نہیں بلکہ کرم پر مبنی ہے۔"

دو متضاد باتوں کو اکٹھا کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ پہلے حصہ میں سوسائٹی کی ذہنی اور پیشہ ورانہ ماہیت کی قدرتی تقسیم کو پیش کیا گیا ہے۔ جو صاف طور پر ورن آشرم کو جنم پر مبنی قرار دیتی ہے۔ پھر اس بات کو کس طور سے باور کر لیا جائے کہ یہ تقسیم جنم پر مبنی نہیں بلکہ کرم پر ہے۔

اور اگر بفرضِ محال اس کو کرم پر مبنی ہی مان لیا جائے تو کیا ہندو جاتی اس بات کو ماننے کے لئے تیار ہوگی کہ ایک اچھوت ترقی کرتا کرتا برہمن بن جائے اور ایک برہمن اپنی کاہلی اور سستی کے باعث اچھوت کے درجہ کو پہنچ جائے؟ درحقیقت یہ سب منہ کی باتیں ہیں۔ اور یہی بات ہمارے ملک کی موجودہ ترقی میں بڑی رکاوٹ بن رہی ہے۔ اور خوشی کی بات ہے ملک کے نیتا اس کی طرف خاص توجہ دے رہے ہیں۔

باقی رہا دنیا کو روحانی سبق دینے کا سوال۔ سو دنیا کو ایسا سبق سوائے اُس کامل اور مکمل مذہب کے اور کوئی نہیں سکھا سکتا۔ جو ایک طرف اپنی تعلیم کے لحاظ سے ایک مکمل ضابطہ حیات اپنے اندر رکھتا ہو اور دوسری طرف اپنی تاثیرات کے لحاظ سے انسان کی کایا پلٹ دینے والا ہو۔ سو اس موقعہ پر ہم برملا کہتے ہیں وہ حقیقی روحانیت جس کی اس وقت دنیا کو اشد ضرورت ہے وہ اسلام کے چشمہ ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔

اس وقت دنیا کی ساری کشمکش حصول دولت اور اُس کی تقسیم کے بارہ میں ہے۔ چنانچہ اسلام کی جامع تعلیم نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ اور ایسے عمدہ حل پیش کئے ہیں جن پر عمل پیرا ہو کر دنیا کے تمام موجودہ جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔ اس بارہ میں جو شخص تفصیلی علم حاصل کرنا چاہے وہ ہماری جماعت کے مرکزی دفتر نظارت دعوت و تبلیغ سے ایسا ٹھوس لٹریچر مفت حاصل کر کے مطالعہ کر سکتا ہے علاوہ ازیں روحانی تاثیر کے لحاظ سے اسلام کو اس بات کا فخر حاصل ہے کہ وہ اس گئے گذرے زمانہ میں بھی اپنی تازہ بتازہ تاثیرات کا نمونہ دکھاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"واضح رہے کہ مذہب کے اختیار کرنے سے اصل غرض یہ ہے کہ تا وہ خدا جو سرچشمہ نجات کا ہے اس پر ایسا کامل یقین آ جائے کہ گویا اس کو آنکھ سے دیکھ لیا جائے کیونکہ گناہ کی خبیث روح انسان کو ہلاک کرنا چاہتی ہے اور انسان گناہ کی مہلک زہر سے کسی طرح بچ نہیں سکتا جب تک اس کو اس کامل اور زندہ خدا پر پورا یقین نہ ہو اور جب تک معلوم نہ ہو کہ وہ خدا ہے جو مجرم کو سزا دیتا ہے اور راستبازوں کو ہمیشہ کی خوشی پہنچاتا ہے یہ عام طور پر ہر روز دیکھا جاتا ہے کہ جب تک کسی چیز کے مہلک ہونے پر کسی کو یقین آ جائے۔ تو پھر وہ شخص اُس چیز کے نزدیک نہیں جاتا مثلاً کوئی شخص عمداً زہر نہیں کھاتا۔ کوئی شخص شیر خونخوار کے سامنے کھڑا نہیں ہو سکتا اور کوئی شخص عمداً سانپ کے سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ پھر عمداً گناہ کیوں کرتا ہے۔ اس کا یہی باعث ہے کہ وہ یقین اُس کو حاصل نہیں جو اُن دوسری چیزوں پر حاصل ہے۔ پس سب سے مقدم انسان کا یہ فرض ہے کہ خدا پر یقین حاصل کرے اور اُس مذہب کو اختیار کرے جس کے ذریعہ سے یقین حاصل ہو سکتا ہے تا وہ خدا سے ڈرے اور گناہ سے بچے مگر ایسا یقین حاصل کیونکر ہو کیا یہ صرف قصوں کہانیوں سے حاصل ہو سکتا ہے ہرگز نہیں۔ کیا یہ محض عقل کے ظنی دلائل سے میسر آ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں پس واضح ہو کہ یقین کے حاصل ہونے کی صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے مکالمہ کے ذریعہ سے اُس کی خارق عادت نشان دیکھے اور بار بار کے تجربہ سے اس کی جبروت اور قدرت پر یقین کرے یا ایسے شخص کی صحبت میں رہے جو اس درجہ تک پہنچ گیا ہے۔"

زندہ خدا کی زندہ تجلّی کا نظارہ

"اب میں کہتا ہوں کہ یہ درجہ معرفت کا نہ کسی عیسائی صاحب کو نصیب ہے اور نہ کسی آریہ صاحب کو اور اُن کے ہاتھ میں محض قصے ہیں اور زندہ خدا کی زندہ تجلّی کے نظارہ سے وہ سب بے نصیب ہیں۔ ہمارا زندہ خدا حیّ و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے ہم ایک بات پوچھتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے

[illegible] نبوت کے زمانہ کے بعد کچھ مدت تک پیشگوئیاں [illegible] کی جو دنیا سے گذر گیا بطور معجزات کے دنوں کو تسلی دیتی رہتی ہیں جو دوسری نسل کے سامنے پوری ہوتی رہتی ہیں مگر یہ نظارہ بہت مدت تک نہیں رہتا اور نہ صرف قصے انسان کو سچا پرہیزگار نہیں بنا سکتے گو صرف لکیر پر چلنے والا قومی تعصب میں بڑھ سکتا ہے اور شریر انسان کی طرح زبان دراز ہو سکتا ہے۔ مگر [illegible] [illegible] جو اسے [illegible] ظاہر کرے کبھی اُس [illegible] نہیں آ سکتی۔"

اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہی ہے جس کو خدا کہنا چاہیئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے۔ اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے۔ اور جو مُردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرت دعا سے زندہ کر دیتا ہے اور یہ سب ارادے اپنے قبل از وقت اپنے کلام سے تبلا دیتا ہے۔ خدا وہی خدا ہے جو ہمارا خدا ہے وہ اپنے کلام سے جو آئندہ کے واقعات پر مشتمل ہوتا ہے ہم پر ثابت کرتا ہے کہ زمین و آسمان کا وہی خدا ہے"۔ (نسیم دعوت صفحہ ۷۸ و ۷۹)

یہ ہے حقیقی روحانیت کا اصل سبق جس کی اسوقت ہمارے ملک کو ضرورت ہے اور وہ دن دور نہیں کہ ہمارے ملک کو مادی ترقی دینے والا روس خود روحانی مدد کا محتاج ہو گا اور وہ بھارت ورش سے بلند ہونیوالی روحانی آواز پر کان رکھے گا اور پھر اُس سے روحانیت کا سبق سیکھے گا۔ کیونکہ اس کی طرف سے اصل سرچشمہ روحانیت کی نشان دہی کی گئی ہے۔ ۔۔۔ اور نہ صرف روس بلکہ ساری دنیا اس چشمہ سے سیراب ہو گی اور دیکھتی دنیا کا واحد سہارا "اسلام" ہو گا۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز (م۔ ح)

ضرورت ہے

قادیان میں خدمت سلسلہ کے لئے ایک گریجوایٹ احمدی نوجوان کی خدمات کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس و سابقہ تجربہ و حالت صحت وغیرہ مقامی جماعت کے پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد بھجوا دیں۔ درخواست میں اس امر کی وضاحت کر دی جائے کہ وہ کم از کم کتنے مشاہرہ پر قادیان آ سکیں گے۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

لجنات اماء اللہ بھارت توجہ کریں

چندہ نئے سکنڈینیوین مشن!

سیدنا حضرت امیر المومنین نے گذشتہ چار ماہ ہوئے سویڈن اور ناروے میں نیا مشن کھولنے کے لئے لجنات کے ذمے تین ہزار روپے کی رقم مقرر کی تھی۔ لجنات بھارت کو مرکز کی طرف سے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور اپنے وعدے بھجوانے کے لئے بار بار خطوط لکھے جا رہے ہیں۔ لیکن نہایت افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ سوائے قادیان اور بھرت پور کی لجنات کی طرف سے ابھی تک وعدوں کی فہرست نہیں ملی۔

براہِ مہربانی عہدیداران لجنات اس طرف توجہ کریں۔ اور اپنی جگہ لجنات سے جلد از جلد وعدے لے کر مرکز کو بھجوائیں اور پھر جلد ہی رقم کی وصولی کی بھی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ رقم ایک سال کے اندر اندر وصول ہو جانی چاہیئے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

یوم رحمۃ للعالمین

مورخہ ۲۱ر جنوری کو حیدر آباد شہر میں زیر صدارت حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب "یوم رحمۃ للعالمین" منانے کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ مقامی اخبارات میں مورخہ ۲۷ر جنوری کو جلسہ کے انعقاد کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ یہ جلسہ مذکورہ تاریخ کو صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ ایک بجے ختم ہوا۔ جلسے کی حاضری دو صد تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کے متعلق ہمارے مقامی مبلغین اور دوسرے مقررین نے تقریریں کیں۔

محمد عبد الحی سیکرٹری تبلیغ حیدر آباد دکن

ولادت

برادرم مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب السکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ماتحت مورخہ ۔۔۔ بچی عطا فرمائی ہے اسکا اسمی نام تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت و درویشان کرام نومولود کی صحت درازیٔ عمر اور صالحہ خادمہ دین بننے کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ سید سجاد احمد ابن سید علی احمد صاحب مرحوم ۔۔۔ قادیان

سکھ کلچرل سنٹر کلکتہ کو

جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے انگریزی ترجمۃ القرآن کی پیشکش

از مکرم انچارج مولانا محمد سلیم صاحب سابق مبلغ ممالک عربیہ حال مبلغ کلکتہ

اس گئے گذرے زمانہ میں غیر مسلموں کے اندر "سکھ کلچرل سنٹر کلکتہ" کے باقاعدہ ہفتہ وار اجتماعات از بس غنیمت ہیں۔ جہاں بڑے اہتمام کے ساتھ دین دھرم اور روحانیت کا پرچار ہوتا اور بین الاقوامی غلط فہمیوں اور بدگمانیوں کے ازالہ کی کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ اس کے زیر انتظام وقتاً فوقتاً ناچیز راقم کی تقاریر بھی ہوتی رہتی ہیں۔ جن کے بعد حاضرین جلسہ بڑی سنجیدگی اور دلچسپی کے ساتھ تبادلہ خیالات کے ذریعہ استفادہ کرتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں ۲۶ر جنوری اتوار کا دن مقرر کر رہے گا جبکہ جماعت احمدیہ کلکتہ کی طرف سے سکھ کلچرل سنٹر جورنگی کو انگریزی ترجمۃ القرآن بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔

اس ایمان پرور اور مسرت خیز تقریب کی انجام دہی کے لئے پہلے سے وقت وغیرہ طے کر لیا گیا تھا۔ چنانچہ وقت مقررہ پر مکرم شمس الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ، مکرم شفیع احمد صاحب مالاباری سکرٹری تعلیم و تربیت، عزیزم محمد علیم اور ناچیز راقم سنٹر مذکور میں پہنچے۔

اس وقت کیرتن کے بعد گوربانی کی تشریح ہو رہی تھی۔ اور مضمون یہ تھا کہ دنیا کو تیاگ کر سادھو بن جانا کوئی قابل فخر کارنامہ نہیں۔ اور نہ وصال الہٰی کے لئے ضروری۔ البتہ کمال یہ ہے کہ انسان دنیا میں رہ کر اُسے جیت لے۔ اس کے بعد سنٹر کے جنرل سکرٹری سردار بھاگ سنگھ صاحب نے فرمایا:۔

مولوی صاحب (ناچیز راقم) لمبے دورے کے بعد واپس آئے ہیں اور یہ امر بہت ہی خوشی کا موجب ہے کہ ہمارے لئے ایک بے بہا چیز نہیں، بلکہ تحفہ، بلکہ آکاش بانی لے کر آتے ہیں۔ جس کے لئے ہم ان کے بہت ہی ممنون اور شکر گذار ہیں۔ آپ کی وجہ سے ہمیشہ ہی ہمارے کلچرل سنٹر کی رونق بڑھی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ آئندہ بھی ہم ان کے منہ سے ۔۔۔ سنتے رہیں گے۔ اب بھی مولوی صاحب سے درخواست ہے کہ پوتر قرآن کریم کی پیشکش سے پہلے مزید کچھ بیان فرمائیں۔

اس پر ناچیز راقم نے جو کچھ بیان کیا اس کا نہایت مختصر خلاصہ یہ ہے کہ:۔

چونکہ اللہ تعالےٰ کے سب اوتار سے اور پیارے ایک ہی سرچشمہ سے آب حیات لے کر آتے ہیں اس لئے ان کے پیغام میں بہت بڑی مشابہت ہوتی ہے۔ چنانچہ ابھی ابھی جو گوربانی پڑھی گئی ہے۔ وہ سراسر لا رھبانیۃ فی الاسلام کا ترجمہ ہے بلاشبہ مرد صالح وہی ہے جو ذمہ داریوں سے جی چرانے کے بجائے ان سے عہدہ برآ ہو۔ گویا بقول نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ؎

ہر بحر کے غواص ہو لیکن یہ ہے شرط
تر نہ ہو دامان خدا حافظ و ناصر

مزید تفصیلات اور اسلامی اصول کی فلاسفی سے پوری پوری واقفیت بہم پہنچانے کے لئے جماعت احمدیہ کلکتہ مقامی سکھ کلچرل سنٹر کی لائبریری کے لئے بطور ہدیہ انگریزی قرآن کریم پیش کرتی ہے۔ اور یقین رکھتی ہے کہ سنٹر سے تعلق رکھنے والے تمام سکھ صاحبان اسے پڑھیں گے اور مزید ضروری معلومات کے لئے جماعت احمدیہ کلکتہ کی مخلصانہ خدمات سے فائدہ اٹھائیں گے انشاء اللہ۔

اس کے بعد سنٹر مذکور کے روح رواں سردار رگھبیر سنگھ جی بیر، جو ہفتہ وار "آتم سائنس" کے ایڈیٹر روزانہ "دیش درپن" کے منیجر اور کئی علمی کتابوں کے مصنف ہیں، بڑے خلوص اور احترام کے ساتھ انگریزی قرآن کریم قبول کیا اور فرمایا:۔

"مولوی صاحب ہمارے لئے خدا کی رحمت لے کر آئے ہیں اس لئے ہم ان کے دھنباد ی اور شکر گذار ہیں"۔

اس موقع پر چیدہ چیدہ سکھ بھائی، بہنیں اور بچے جمع تھے۔ سب نے تشکر و امتنان اور خلوص و عقیدت کا اظہار کیا اور قرآن کریم کی زیارت کے بعد دو سکھ بھائیوں نے اسی وقت ایک ایک نسخہ طلب فرمایا جو بعد میں انہیں پہنچا دیا گیا۔ اور انہوں نے شکریہ کے ساتھ سولہ روپے فی نسخہ ہدیہ بھی ادا کیا۔ جزاھم اللہ۔

بالآخر نہایت ہی خلوص اور عقیدت کی فضا میں یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

الحمد للہ

وصیتیں

وصایا اس لئے اخبارات میں شائع کی جاتی ہیں کہ اگر موصی کو کوئی اعتراض ہو تو اس کا ازالہ کیا جا سکے تاکہ بعد میں کوئی الجھن پیدا نہ ہو۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۴۲۶۶ میں سکینہ بی بی زوجہ محمد دین (وزیر آبادی) قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۲ء ساکن چانگریاں ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ (۱) مکان خام (دو کوٹھڑیاں۔ دالان۔ باورچی خانہ وغیرہ) قیمت ۴۰۰/- (۲) زمین مدکنال پندرہ مرلہ قیمت ۳۰۰/- (۳) زمین سفیدہ پانچ مرلہ تقریباً قیمت ۱۰۰/- (۴) دیگ ایک عدد قیمت ۱۰/- (۵) دیگچے وغیرہ چار عدد قیمت ۴/- (۶) لوٹا پیتل ایک عدد قیمت ۴/- (۷) فرشی دری ایک عدد ۴/- (۸) گاگر ایک عدد ۲۰/- (۹) سینی ایک عدد ۵/- (۱۰) صندوق لکڑی دہ عدد ۶۰/- (۱۱) چلمچی ایک عدد ۴/- (۱۲) تخت پوش ایک عدد ۲۰/- روپے
کل میزان قیمت ۱۰۳۱/- روپے

نوٹ: یہ زمین مجھے اپنے والد مرحوم کی جائداد میں سے بطور حصہ ورثہ ملی تھی۔ اگرچہ اس کی رجسٹری اپنے خاوند محمد دین صاحب (وزیر آبادی) کے نام کرا دی گئی ہے۔

نوٹ: اس سفیدہ زمین میں میرے خاوند محمد دین صاحب وزیر آبادی و میرے لڑکوں مسمیان محمد ایوب و محمود داؤد نے اپنے خرچ سے ایک بیٹھک تعمیر کرائی ہے جو میری جائیداد میں شامل نہیں اس لئے اسکی وصیت نہیں کی گئی۔ مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ میری کوشش ہوگی کہ حصہ جائیداد کی ادائیگی اپنی زندگی میں کر دوں لیکن اگر کسی وجہ سے ایسا نہ کیا جا سکا تو مطلوبہ رقم کی ادائیگی میرے لڑکے مسمیان محمد ایوب و محمود داؤد کریں گے مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ میرے خاوند کے ذمہ میرا مہر واجب الادا تھا۔ جو میں نے اپنی رضامندی سے اُسے معاف کر دیا ہوا ہے۔ اس لئے اس رقم کی وصیت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ اس جائداد کے علاوہ جس کی وصیت کی گئی ہے اگر میری زندگی میں یا زندگی کے بعد کوئی اور میری جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ سکینہ بی بی بقلم خود۔ گواہ شد محمود داؤد پسر موصیہ۔ گواہ شد محمد ایوب پسر موصیہ

نمبر ۱۴۲۵۱ میں مرزا عبد المنان احمد ولد مرزا عبد الرحمٰن صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال کراچی ڈاکخانہ نیو دہلی وکٹوریہ روڈ ضلع کراچی صوبہ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد جو کہ ملازمت کے ذریعہ سے ہے ۲۱۰/- روپے ماہوار ہے اس کے علاوہ تین صد کے قریب میرا روپیہ امانت فنڈ میں ہے۔ اور ۵۰۰/- روپے میں نے ایک کمیٹی ڈالی ہے میں اس تمام جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ میری منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میری وفات کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ العبد مرزا عبد المنان احمد۔ گواہ شد مرزا محمد لطیف شاہد مبلغ مقیم کراچی۔ گواہ شد سید حضرت اللہ پاشا ایم اے (یو۔ ایس۔ اے)

نمبر ۱۴۲۵۲ میں مسماۃ برکت بی بی زوجہ امام الدین قوم سیال پیشہ بال سیک عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن محلہ حاجی پورہ شہر سیالکوٹ ڈاکخانہ غلہ منڈی ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ یکصد روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے زیور نہ نقد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں جو انشاء اللہ تعالیٰ میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کر دوں یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ نشان انگوٹھا برکت بی بی موصیہ۔ گواہ شد بقلم خود علی محمد موسیٰ انصاری انسپکٹر وصایا سکنہ گکھڑ والی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد امام الدین خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۴۲۵۳ میں غلام فاطمہ بیوہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مرحوم قوم جٹ گھوگر پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن ربوہ محلہ دار الرحمت ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد یکصد روپیہ نقد ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ نشان انگوٹھا غلام فاطمہ موصیہ۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد ملک محمد لطیف مہر چونگی ربوہ۔

نمبر ۱۴۲۰۶ میں خورشید بیگم زوجہ چوہدری محمد عبد الصمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۰ء ساکن چک ۱/۱۲-L ڈاکخانہ ۵/۱۲-L ریاست اقبال نگر ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر دو ہزار روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ خورشید بیگم موصیہ۔ گواہ شد عبد الرحیم عرف عبد الغنی چک ۹/۱۲-L سکرٹری مال۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا نظارت بہشتی مقبرہ۔

نمبر ۱۴۲۰۰ میں علی اکبر ولد گوہر صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندار عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۲ء ساکن چک ۹/۱۲-L ڈاکخانہ چک ۸۵/۱۲-L ریاست اقبال نگر ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت غیر منقولہ اراضی نہری چھ کنال واقعہ چک ۹/۱۲-L جس کی قیمت مبلغ تین صد روپیہ ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد علی اکبر موصی۔ گواہ عبد الرحیم عرف عبد الغنی سیکرٹری مال چک ۹/۱۲-L ضلع منٹگمری گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۲۴۷ میں ہدایت بی بی زوجہ مختار احمد قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱/۲۰۶-R ڈاکخانہ فقیر والی ضلع بہاولنگر صوبہ ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے صرف مبلغ ۳۰۰/- روپے حق مہر ہے جسکے عوض میں مندرجہ ذیل زیور اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں بتفصیل زیور (۱) ڈنڈیاں طلائی وزنی ۱/۲ تولہ قیمت ۵۰/- روپے (۲) کانٹے طلائی وزنی ۱/۴ تولہ قیمت ۵۰/- روپے کل جائداد مبلغ ۲۰۰/- اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے علاوہ بھی اور کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ نشان انگوٹھا ہدایت بی بی زوجہ مختار احمد۔ گواہ شد مختار احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد عزیز احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۱/۲۰۶-R ریاست بہاولپور۔

نمبر ۱۴۲۴۸ میں مسمات کنیز فاطمہ زوجہ میاں عبد اللطیف قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن پوز کچہ صاحب لاہور حال خانیوال ڈاکخانہ خانیوال ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ تین صد روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ کنیز فاطمہ۔ گواہ شد میاں عبد اللطیف خاوند موصیہ۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۲۲۵ میں محمد خان ولد چوہدری نواب خان قوم کاہلوں پیشہ زمیندارہ عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن منصور آباد ڈاکخانہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں۔ اس وقت میری آمد بذریعہ زمیندارہ سالانہ مبلغ ۲۰۷/- روپے سالانہ ہے میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد خان ولد چوہدری نواب خان۔ گواہ شد احسان اللہ احمد آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا نظارت بہشتی مقبرہ۔

نمبر ۱۴۲۲۶ میں امتہ الحفیظ بیگم زوجہ چوہدری محمد خان قوم بھٹیار پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن منصور آباد ڈاکخانہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے۔ زیور طلائی وزن انگوٹھی ۵ ماشہ قیمتی ۴۰/- کل میزان ۵۴۰/- روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ الحفیظ بیگم۔ گواہ شد محمد خان خاوند موصیہ۔ گواہ شد احسان اللہ احمد آباد اسٹیٹ سندھ۔

نمبر ۱۴۲۴۴ میں ولی محمد ولد چوہدری کرم الدین صاحب قوم کھوکھر جٹ پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن ہجکہ ڈاکخانہ بھیرہ ضلع شاہ پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد موضع ہجکہ میں کوئی نہیں ہے۔ ربوہ محلہ دار الیمن میں دس مرلے زمین بغرض تعمیر مکان خرید کی ہوئی ہے جس کی قیمت ۹۰/- روپے ادا کی ہوئی ہے اس کے علاوہ میرا کاروبار تجارت ہے جس سے سالانہ آمد بصورت تجارت تقریباً ۱۰۰۰/- ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی سالانہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے پر جو جائداد میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد بقلم خود ولی محمد ولد کرم دین ہجکہ۔ گواہ شد علی محمد ولد چوہدری کرم دین ہجکہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت۔

درخواست دعا۔ میرا چھوٹا بھائی ملک عصمت اللہ خان ابھی تک میو ہسپتال میں زیر علاج ہے بیماری کا اسکے دماغ پر شدید اثر ہے جس کے باعث ہر گھنٹے کی نگرانی کرنی پڑتی ہے دیگر عوارض میں کوئی فرق ہے احباب صحت کاملہ کا ملہ کیلئے دعا فرماویں۔ ملک صلاح الدین

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو - ۱۸ر فروری۔ روس کے فرسٹ ڈپٹی وزیر اعظم مسٹر مکویان نے کمیونسٹ پارٹی کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے پہلی بار مارشل سٹالن پر کھلم کھلا نکتہ چینی کی۔

مسٹر مکویان نے کہا۔ دوسرے ملکوں کے ساتھ روس کے باہمی تعلقات کے سلسلہ میں روس سے بہت سی غلطیاں ہوئی ہیں۔ اور ہماری غلطیوں کی وجہ سے ہی روس کے دوسرے ملکوں کے ساتھ تعلقات بگڑ گئے۔ اس کی اہم ترین مثال یوگوسلاویہ کی ہے۔

جالندھر - ۱۸ر فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ضلع جالندھر میں سیلابوں اور بارشوں سے تباہ ہونے والی فصلوں کے لئے ۴ لاکھ ۲۵ ہزار ۷۷۴ روپیہ کا مالیہ سرچارج اور لوکل ریٹ معاف کیا گیا ہے۔ ضلع کے ۱۴۱۶ دیہات میں سے ۴۰۴ دیہات کو مکمل معافی کی رعایت دی گئی ہے جبکہ باقی کے ۹۱۵ دیہات کو ۷۵ فی صدی معافی دی ہے۔ ضلع جالندھر میں فصل خریف کا کل مالیہ ۹ لاکھ ۷۳ ہزار روپیہ بنتا ہے۔ اس میں سے ۷ لاکھ ۸۰ ہزار ۴۷۹ روپیہ معاف کر دیا گیا ہے اس طرح مالیہ کی معافی ۸۰ فیصدی بنتی ہے۔

نئی دہلی - ۱۸ر فروری۔ وزیر اعظم مسٹر نہرو نے آج لوک سبھا میں بتایا کہ بھارت نے پرامن استعمال کے لئے ایٹمی توانائی کی ترقی کے لئے برطانیہ سے معاہدہ کیا ہے۔ اس معاہدہ کے تحت دونوں ملک ایٹمی توانائی کے پرامن استعمال کی ترقی کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔

نئی دہلی - ۱۸ر فروری۔ پاکستان کو گذشتہ چھ ماہ امریکن اور برطانوی اسلحہ کی جو سپلائی ہوئی ہے اس سے بھارت اور پاکستان کی فوجی طاقت کا توازن درہم برہم ہو گیا ہے۔ اور پاکستان کی فوجی طاقت اس حد تک بڑھ چکی ہے جو بھارت کے ڈیفنس کے لئے براہ راست خطرہ ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ نصف سال کے دوران میں پاکستان کو امریکی اور برطانوی جیٹ اور بمبار ہوائی جہازوں کے علاوہ بھاری تعداد میں ٹینک توپیں اور طیارہ شکن توپیں ملی ہیں اور مزید اسلحہ دھڑا دھڑ مل رہا ہے۔ بھارت نے گزشتہ چھ ماہ میں جو فوجی سامان خرید کیا ہے۔ اگرچہ اس کی وجہ سے بھارت کی فوجی طاقت پاکستان کے مقابلہ میں بدستور برتر ہے لیکن پاکستان کو دھڑا دھڑ اسلحہ مل رہا ہے اس کی وجہ سے حالات کے بدلنے کا امکان ہو سکتا ہے۔ اگرچہ امریکہ نے بھارت کو گارنٹی دے رکھی ہے کہ امریکہ پاکستان کو جو فوجی امداد دے رہا ہے۔ وہ بھارت کے خلاف استعمال نہیں ہوگی۔

نئی دہلی - ۱۸ر فروری۔ بھارت سرکار نے آج ایک پریس نوٹ جاری کیا۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ گاندھی جی کی تصانیف چھاپنے کے لئے حکومت نے نوجیون ٹرسٹ سے انتظام کیا ہے۔ گاندھی جی نے اس ٹرسٹ کو اپنے خیالات چھاپنے کا کام سپرد کر رکھا تھا متعدد پبلشر اور بالخصوص نوجیون ٹرسٹ گاندھی جی کے متعلق تصانیف شائع کرتے رہے ہیں۔ لیکن مہاتما گاندھی کے تمام تقاریر اور مضمون چھاپنے کا کام کبھی شروع نہیں ہوا۔ بھارت سرکار نے اس کام میں امداد دینے کے لئے ایک بورڈ مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے صدر شری مرارجی ڈیسائی ہوں گے۔

نئی دہلی - ۱۸ر فروری۔ بھارت کے وزیر خوراک و زراعت شری اجیت پرشاد جین نے بتایا کہ ملک میں اناج رکھنے کے لئے عنقریب گودام تیار کئے جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے ہاؤسنگ کارپوریشنیں قائم کی جائیں گی جو ملک بھر میں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ انہوں نے بتایا۔ کہ دوسرے پنج سالہ پلان کے دوران میں اس قسم کے ۱۷ ویر ہاؤس تیار کئے جائیں گے۔ جو ملک کی سرکردہ منڈیوں میں ہوں گے۔ کل سات ہزار گودام تیار کرانے کی سکیم ہے فی الحال کچھ گودام کرایہ پر لئے جائیں گے۔ بڑے بڑے گوداموں کا انتظام کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ذمہ بھی دیا جائے گا۔ اس طرح فوری طور پر ملک کے ایک تہائی دیہات کو یہ سہولیات بہم پہنچانے کا نشانہ ہے۔

نئی دہلی - ۱۸ر فروری۔ ایران کے شاہ اور ملکہ نے آج دہلی میں تاریخی عمارتیں دیکھیں شاہ ایران حضرت نظام الدین کے مقبرے پر گئے اور وہاں پھول چڑھائے۔ وہ امیر خسرو اور غالب کے مقبروں پر بھی گئے۔ انہوں نے جامعہ ملیہ بھی دیکھا اور اس کے بعد قطب مینار دیکھنے چلے گئے۔

چنڈی گڑھ - ۱۸ر فروری۔ مرکزی وزیر ہوا بازی شری جگجیون رام نے آج چنڈی گڑھ میں ہوائی اڈہ کا افتتاح کیا۔ اس طرح پنجاب کی راجدھانی کا ملک کے دوسرے حصوں کے ساتھ ہوائی رابطہ قائم ہو گیا۔ ہوائی اڈے پر ۱۳ لاکھ روپیہ خرچ آیا۔

نئی دہلی - ۱۸ر فروری۔ آج لوک سبھا نے وزیر صحت راجکماری امرت کور کا ایک بل پاس کیا جس کا مقصد بھارتی ریڈ کراس سوسائٹی میں سے پاکستان کو اس کا حصہ دینا ہے۔ پاکستان کے حصے ۵۴ لاکھ روپے آئیں گے۔

لنڈن - ۱۸ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی وزیر اعظم مارشل بلگانن اور روسی کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر خروشچیف برطانیہ کے دورہ کے سلسلہ میں ۱۵ر اپریل کو لندن پہنچ رہے ہیں۔ خیال ہے کہ یہ دونوں روسی لیڈر آٹھ روز برطانیہ میں قیام کریں گے۔ موجودہ عارضی پروگرام کے مطابق روسی لیڈر ونڈسر کیسل میں ملکہ الزبتھ سے ملنے کے علاوہ برطانیہ کے صنعتی شہر برمنگھم کے کارخانے بھی دیکھنے جائیں گے۔ روسی لیڈروں کو برطانیہ کا دورہ کرنے کی دعوت گذشتہ سال جنیوا کانفرنس کے دنوں میں برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایڈن نے دی تھی۔

کراچی - ۱۸ر فروری۔ پاکستان کی آئین ساز اسمبلی نے کل رات یہ فیصلہ کیا ہے کہ پاکستانی آئین کا بل پاس ہونے کے ۳۰ دن کے اندر اندر پاکستان کا ایک عارضی صدر منتخب کر لیا جائے اور پاکستان کا ہر شہری خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم پاکستان کا عارضی صدر بن سکتا ہے۔

نئی دہلی - ۱۷ر فروری۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے آج لوک سبھا میں واضح اعلان کر دیا کہ آئندہ بھارتی حدود میں داخل ہونے یا بھارتی علاقہ پر حملہ کرنے والے پرتگیزی سپاہیوں کو روکنے کے لئے طاقت کا استعمال کیا جائے گا۔ بھارت سرکار نے متعلقہ حکام کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ ایسے لوگوں کو نہ صرف گرفتار کر لیا جائے بلکہ جب ضروری سمجھا جائے طاقت بھی استعمال کی جائے۔

خرطوم - ۱۷ر فروری۔ سوڈان کے وزیر خارجہ مبارک فاروق نے ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی اور عرب ممالک کے معاملات میں سوڈان قطعی غیر جانبداری کی پالیسی پر چلے گا۔ آپ نے مزید کہا کہ ہم اپنی ترقی کے لئے کسی بھی بیرونی ماہر کی خدمات سے فائدہ اٹھانے کو تیار ہیں۔

ہفت روزہ بدر قادیان مورخہ ۲۱ر فروری ۵۶ء رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱